عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

قیمت: ۵ روپے

جلد نمبر ۱۹ | ۲ تا ۸ صفر ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲۷/اپریل تا ۳/مئی ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۴۹

## نزول مسیح علیہ السلام آخر کیوں؟

# قادیانی جھوٹ کا کاروبار

خود تراشیدہ افسانوی اعداد و شمار

## ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ

عصر حاضر کا ایک مہلک فتنہ

## اخلاص نیت

Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

## موت کے بعد کیا ہوتا ہے؟

### موت کی حقیقت:

س: موت کی اصل حقیقت کیا ہے؟

ج: موت کی حقیقت مرنے سے معلوم ہوگی۔ اس سے پہلے اس کا سمجھنا سمجھانا مشکل ہے۔ ویسے عام معنوں میں روح وبدن کی جدائی کا نام موت ہے۔

### مقررہ وقت پر انسان کی موت:

س: قرآن اور سنت کی روشنی میں میں بتایا جائے کہ انسان کی موت وقت پر آتی ہے یا وقت سے پہلے بھی ہو جاتی ہے؟

ج: ہر شخص کی موت وقت مقرر ہی پر آتی ہے ایک لمحہ کا بھی آگا پیچھا نہیں ہو سکتا۔

### اگر مرتے وقت مسلمان کلمہ طیبہ نہ پڑھ سکے تو کیا ہوگا؟

س: اگر کوئی مسلمان مرتے وقت کلمہ طیبہ نہ پڑھ سکے اور بغیر پڑھے انتقال کر جائے تو کیا وہ مسلمان مرا یا اس کی حیثیت کچھ اور ہوگی؟

ج: اگر وہ زندگی بھر مسلمان رہا ہے تو اسے مسلمان ہی سمجھا جائے گا اور مسلمانوں کا برتاؤ اس کے ساتھ کیا جائے گا۔

### کیا قبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ دکھائی جاتی ہے؟

س: ہماری فیکٹری میں ایک صاحب فرمانے لگے کہ جب کسی مسلمان کا انتقال ہو جائے اور اس سے سوال وجواب ہوتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو قبر میں بذات خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں تو اس پر دوسرے صاحب کہنے لگے کہ نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود نہیں آتے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ مردے کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو مولانا صاحب ذرا آپ وضاحت فرمادیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پورے جسمانی وجود کے ساتھ قبر میں آتے ہیں یا ان کی ایک طرح سے تصویر مردے کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا جاتا ہے؟

ج: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود تشریف لانا یا آپ کی شبیہ کا دکھایا جانا کسی روایت سے ثابت نہیں۔

### مردہ دفن کرنے والوں کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے؟

س: بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کو دفن کیا جاتا ہے اور دفن کرنے والے لوگ جب واپس آتے ہیں تو مردہ ان واپس جانے والوں کی چپل کی آواز سنتا ہے۔ عذاب قبر حق ہے یا نہیں؟

ج: عذاب قبر حق ہے اور مردے کا واپس ہونے والوں کے جوتے کی آہٹ کو سننا صحیح بخاری کی حدیث میں آیا ہے۔ (ص ۱۷۸، ج-۱)

### کیا مردے سلام سنتے ہیں؟

س: سنا ہے کہ قبرستان میں جب گزر ہو تو کہو: "السلام علیکم یا اہل القبور" جس شہر خاموشی میں آپ حضرات غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ اسی میں، میں بھی انشاء اللہ آکر سوؤں گا۔ سوال یہ ہے کہ جب مردے سنتے نہیں تو سلام کیسے سن لیتے ہیں، اور اگر سلام سن لیتے ہیں تو ان سے اپنے لئے دعا کرنے کو بھی کہا جاسکتا ہے؟

ج: سلام کہنے کا تو حکم ہے، بعض روایات میں ہے کہ وہ جواب بھی دیتے ہیں، اور سلام کہنے والے کو پہچانتے بھی ہیں مگر ہم چونکہ ان کے حال سے واقف نہیں، اس لئے ہمیں صرف اس چیز پر اکتفا کرنا چاہئے جس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔

### قبر کا عذاب برحق ہے؟

س: فرض کریں تین اشخاص ہیں تینوں کی عمریں برابر ہیں اور تینوں برابر کے گناہ کرتے ہیں لیکن پہلا شخص صدیوں پہلے مر چکا ہے۔ دوسرا قیامت سے ایک روز پہلے مرے گا اور جبکہ تیسرا قیامت تک زندہ رہتا ہے۔ اگر قبر کا عذاب برحق ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا تو اس رو سے پہلا شخص صدیوں سے قیامت تک قبر کے عذاب میں رہے گا۔ دوسرا شخص صرف ایک دن قبر کا عذاب اٹھائے گا۔ جبکہ تیسرا قبر کے عذاب سے بچ جائے گا، کیونکہ وہ قیامت تک زندہ رہتا ہے لیکن قبر کے عذاب میں یہ تفریق نہیں ہو سکتی کیونکہ تینوں کے عمریں برابر ہیں اور گناہ بھی برابر ہیں۔ آپ قرآن اور حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں؟

ج: قبر کا عذاب وثواب برحق ہے اور اس بارے میں قرآن کریم کی متعدد آیات اور احادیث متواترہ وارد ہیں۔ ایسے امور کو محض عقلی شبہات کے ذریعہ رد کرنا صحیح نہیں، ہر شخص کے لئے برزخ کی جتنی سزا حکمت الٰہی کے مطابق مقرر ہے وہ اس کو مل جائے گی، خواہ اس کو وقت کم ملا ہو یا زیادہ، کیونکہ جن لوگوں کا وقت کم ہو، ہو سکتا ہے کہ ان کی سزا میں اسی تناسب سے اضافہ کر دیا جائے، عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے۔

### عذاب قبر کا احساس زندہ لوگوں کو کیوں نہیں ہوتا؟

س: ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ گناہگار بندے کو قبر کا عذاب ہوگا۔ پرانے زمانے میں مصری لاشوں کو محفوظ کرلیا کرتے تھے اور آج کل اس سائنسی دور میں بھی لاشیں کئی ماہ تک سرد خانوں میں پڑی رہتی ہیں چونکہ قبر میں نہیں ہوتیں تو پھر اسے عذاب قبر کیسے ہوگا؟

ج: آپ کے سوال کا منشأ یہ ہے کہ آپ نے عذاب قبر کو اس گڑھے کے ساتھ مخصوص سمجھ لیا ہے جس میں مردے کو دفن کیا جاتا ہے، حالانکہ ایسا نہیں، بلکہ عذاب قبر نام ہے اس عذاب کا جو مرنے کے بعد قیامت سے پہلے ہوتا ہے، خواہ میت کو دفن کر دیا جائے یا سمندر میں پھینک دیا جائے یا جلا دیا جائے یا لاش کو محفوظ کر لیا جائے اور یہ عذاب چونکہ دوسرے عالم کی چیز ہے اس لئے اس عالم میں اس کے آثار کا محسوس کیا جانا ضروری نہیں۔ اس کی مثال خواب کی سی ہے۔ خواب میں بعض اوقات آدمی پر سخت تکلیف دہ حالت گزرتی ہے لیکن پاس والوں کو اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

۲ تا ۸ صفر ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲۷ اپریل تا ۳ مئی ۲۰۰۱ء

جلد: ۱۹ شمارہ: ۴۹

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر: مولانا اللہ وسایا

## ☆ بیادگار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

## مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆............☆............☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائیٹل وتزئین: محمد ارشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

ہندوستان میں قادیانیوں کی شرانگیزیاں ........ (اداریہ) ۴
قادیانی جھوٹ کا کاروبار ........ (جناب کلمۃ اللہ خان) ۶
لندن کی ڈائری ........ (نمائندہ خصوصی) ۷
نزول مسیح علیہ السلام آخر کیوں؟ ........ (جناب نور محمد قریشی ایڈووکیٹ) ۹
دفاع پاکستان ........ (حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ) ۱۶
ناموس رسالت ﷺ پر حملہ ........ (حافظ سعد شیخ) ۱۹
خلوص نیت ........ (جناب عبدالحمید) ۲۲
قادیانی مسئلہ سے تغافل کیوں؟ ........ (ابوسعد) ۲۴
عریانیت کا سیلاب کون روکے؟ ........ (جناب ابو عادل) ۲۵
اخبار ختم نبوت ........ ۲۶

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک ۵۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۶ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے

چیک و ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۵۹۰۹
کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ہندوستان میں قادیانیوں کی شرانگیزیاں

دارالعلوم دیوبند کانفرنس پشاور میں شرکت کے لئے جمعیت علماءٔ ہند کے امیر حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب دامت برکاتہم اور دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب، نائب مہتمم حضرت مولانا محمد عثمان اور استاد حدیث مولانا سعید احمد پالن پوری سمیت ۲۲ افراد نے تشریف لاکر پاکستان کے مسلمانوں کوخصوصی اعزاز سے سرفراز فرمایا۔ مولانا محمد عثمان صاحب نے افتتاحی اجلاس میں جو مقالہ پڑھا، اس میں قادیانیوں کی ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں شرانگیزیوں سے بیس لاکھ سے زائد شرکاء کوآ گاہ کیا۔ جامعہ مدنیہ لاہور میں جب ان سے انٹرویو لیا گیا تو اس میں بھی انہوں نے قادیانیوں کی شرانگیزیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب ملتان دفتر تشریف لے گئے تو وہاں پر انہوں نے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، مولانا اللہ وسایا صاحب سے اس سلسلہ میں تفصیلی گفتگو کی، جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ پر مولانا محمود میاں کی زیرنگرانی مسجد میں بھی نماز کے اختتام کے موقع پر راقم الحروف سے جو تفصیلی بات ہوئی اس میں بھی انہوں نے تفصیل سے قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی، جوکہ انتہائی تشویش کا باعث ہوگی۔ خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان میں غیرمسلم اقلیت قرار پانے کے بعد قادیانیوں نے اپنا رخ ہندوستان کی طرف دوبارہ موڑ لیا ہے اور طریقہ کار این جی اوز کے انداز میں اپنالیا۔ ہندوستان میں غربت اور پسماندگی بہت زیادہ ہے، ایسے بھی علاقہ ہیں مدارس نہیں ہیں قادیانی ان جگہوں پر مسلمان ظاہر کرکے مساجد اور ہسپتال وغیرہ قائم کرتے ہیں۔ لوگوں کو قرضے فراہم کرتے ہیں، پھر ان کو آہستہ آہستہ قادیان جانے کی دعوت دیتے ہیں، اور وہاں لے جاکر سبز باغ دکھاتے ہیں، دین کی آڑ میں مسلمانوں کو مرتد بنادیا جاتا ہے۔ یہی صورت حال قادیانیوں نے افریقی ممالک اور یورپی ممالک میں کی ہوئی ہے۔ ہمیں گزشتہ دنوں جرمنی میں بتایا گیا کہ قادیانی مسلمان بن کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند اور اس کا شعبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انڈیا اور جمعیت علماءٔ ہند اپنی مشترکہ کوششوں سے قادیانیوں کے مذموم عزائم کو ناکام بنانے کے لئے جدوجہد کررہے ہیں اور کئی علاقوں میں قادیانیوں نے راہ فرار اختیار کی۔ دارالعلوم دیوبند کے استاد اور ختم نبوت کے نائب ناظم مولانا شاہ عالم صاحب کے مطابق قادیانیوں کو ہر جگہ مناظروں میں شکست ہوئی ہے۔ علمی طور پر ان کو مغلوب کردیا جاتا ہے مگر اقتصادی طور پر وہ مسلمانوں کو جکڑ کر قادیانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں اہل خیر سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ان علاقوں میں مدارس کا قیام عمل میں لائیں تاکہ گمراہی کے اس راستہ کو بھی روکا جاسکے۔ ہم ان سطور کے ذریعہ دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ کرام، جمعیت علماءٔ ہند کے اکابرین اور ہندوستان کے مسلمانوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے دارالعلوم دیوبند کے مشن کے مطابق قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو روکنے میں اہم کردار ادا کیا اور جس انداز میں کام جاری ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انشاء اللہ ہندوستان میں اس فتنہ کی سرکوبی دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علماءٔ ہند کے حصے میں آئے گی، اس کے ساتھ ساتھ ہم اپنی حکومت کی توجہ بھی اس طرف دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ قادیانی جس طرح دنیا بھر میں اس قسم کی سرگرمیوں کے ذریعہ پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کررہے ہیں، اس کا سدباب حکومت پاکستان کا فرض ہے۔ قادیان میں پاکستان کے لوگ کس طرح جاتے ہیں؟ دراصل خرابی کی سب سے بڑی وجہ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ پر قادیانی کے لفظ نہ ہونے کی وجہ ہے، اگر شناختی کارڈ پر ''لفظ'' قادیانی بڑھ جائے تو قادیانی مسلمان بن کر دھوکہ نہیں دے سکیں گے۔

ہم اس موقع پر مرزا طاہر سے پھر کہیں گے کہ وہ اگر اپنے کو حق پر سمجھتا ہے تو اس کو مرزائی کہلانے سے اس کو شرم کیوں آتی ہے؟ الحمدللہ! ہمارا تعلق دارالعلوم دیوبند سے ہے اور ہم دارالعلوم دیوبند کے اکابر کو اپنا رہنما تسلیم کرتے ہیں، اور اس کا برملا اظہار کرتے ہیں۔ پھر تم کیوں دھوکہ دے کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہو؟ معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی کفار کی طرح دل سے سمجھتے ہو کہ مسلمان حق پر ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کے نام سے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہو۔ جرأت ہے تو کھل کر سامنے آؤ مسلمانوں کا ردعمل تمہیں خود ہی معلوم ہوجائے گا۔ اب بھی جب تمہارے کرتوت ظاہر ہوتے ہیں عیسائیوں کی سرپرستی میں امداد کے نام پر گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہو تو شکست کا سامنا کرتے ہو اور آئندہ بھی انشاء اللہ دارالعلوم دیوبند کے جاں نثار ہر جگہ تمہارا راستہ روکنے میں کامیاب رہیں گے۔

# حضرت سید نفیس شاہ صاحب کے گھر پر چھاپہ

## ذمہ دار لوگوں کو ابھی تک سزا نہیں دی گئی

گزشتہ دنوں حضرت سید نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم کے گھر پر جو چھاپہ مارا گیا تھا، اگرچہ اس کے بعض ذمہ داروں نے ٹیلیفون پر حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم سے معذرت کرلی، مگر ابھی تک واقعہ کے ذمہ داروں کے خلاف تادیبی کارروائی نہیں کی گئی جبکہ گورنر پنجاب نے علماء کرام کے اجلاس میں واضح یقین دہائی کرائی تھی کہ ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی تاکہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔

ہماری اطلاع کے مطابق گورنر کے بعض مذہبی مشیران کو مشورہ دے رہے ہیں کہ کارروائی کی ضرورت نہیں۔ ہم گورنر پنجاب سے یہی کہیں گے کہ ایسے ہی نااہل اور نادان مشیر حکمرانوں کی تباہی اور بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے یہ ناجائز چھاپہ مار کر پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کی، ان کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جائے۔ اور ہندوستان کے معزز مہمانوں سے تحریری معافی مانگی جائے۔ امید ہے کہ گورنر پنجاب، ہوم سیکریٹری، کور کمانڈر صاحبان اس سلسلے میں فوری کارروائی کا حکم دیں گے۔

# امیر مرکزیہ خواجہ خوجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کو صدمہ

عالمی مجلس ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے برادرم جناب حاجی افضل صاحب کا ۱۱/اپریل کو اس وقت اچانک انتقال ہوگیا جب آپ دارالعلوم دیوبند کانفرنس کی آخری نشست میں تشریف فرما تھے۔ کانفرنس کے اختتام پر امیر مرکزیہ صاحب واپس روانہ ہوئے اور مغرب کے بعد کندیاں شریف میں نماز جنازہ کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم کے لئے اس ضعیف العمری میں یہ عظیم صدمہ ہے اللہ تعالیٰ آپ کو صبر عطا فرمائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین عاملہ، شوریٰ اور کارکنان حضرت مدظلہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور صاحبزادہ عزیز صاحب، صاحبزادہ خلیل صاحب، صاحبزادہ رشید احمد صاحب، صاحبزادہ نجیب احمد صاحب اور مرحوم کی اولاد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

# حضرت امیر مرکزیہ اور نائب امیر مرکزیہ کی

## کراچی تشریف آوری اور روحانی اجتماعات

حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم، نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب مدظلہ، صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ خلیل احمد، صاحبزادہ سعید احمد اور حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب ۲۹/اپریل تا ۷/مئی کراچی میں قیام فرمائیں گے۔ بعد نماز عصر جامع مسجد باب رحمت اور جامع مسجد بنوری ٹاؤن میں مجلس ذکر ہوا کرے گی جبکہ بعد از نماز فجر مراقبہ ہوگا۔ اقرأ روضۃ الاطفال کی تکمیل حفظ قرآن کی تقاریب میں حضرات اکابر روزانہ صبح ۹ بجے تا ۱۲ بجے تک خصوصی دعائیں فرمائیں گے جبکہ رات کو مختلف مساجد میں ختم نبوت کے عنوانات پر بیانات ہوں گے۔ اہل کراچی کے لئے عمومی طور پر اور مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام اور حضرات اکابر سے وابستہ متوسلین کے لئے خصوصی طور پر یہ مبارک موقع ہے کہ وہ ان اکابر کے فیوضات سے استفادہ فرمائیں۔ انشاء اللہ العزیز، اکابرین کی تشریف آوری کراچی کے لئے باعث رحمت و برکت ہوگی۔

تحریر: کلمۃ اللہ خان، لندن

# قادیانی جھوٹ کا کاروبار

## خود تراشیدہ افسانوی اعداد و شمار

چند روز قبل روزنامہ جنگ لندن میں ایک مراسلہ پڑھا، جس کا عنوان تھا: ”ہم جھوٹ نہیں بولتے“ جس کے لکھنے والے ایک قادیانی تھے۔ جس سے مجموعی طور پر یہ تاثر ملتا ہے کہ بھارت میں ایک سال کے دوران دو کروڑ افراد نے قادیانیت قبول کرلی ہے۔

دراصل یہ مرزائیوں کی پرانی تکنیک رہی ہے کہ دنیا کو اپنی جماعتی ترقی سے مرعوب کرنے کے لئے مبالغہ آمیز افسانے تراشے جائیں اور پھر انہی خود تراشیدہ افسانوی اعداد و شمار کو اپنی حقانیت کی دلیل کے طور پر پیش کیا جائے۔ یہ ”جھوٹ کی عادت“ مرزا قادیانی کے دور سے شروع ہوئی، اور آج تک جاری ہے ذرا ملاحظہ کیجئے:

۲/اکتوبر۱۹۰۲ء کو مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”چند سال میں ایک لاکھ سے زائد اشخاص نے میری بیعت کی۔“ (تحفۃ الندوہ ص۸)

”اس کے تین مہینے بعد ۱۹۰۳ء میں جماعت لاکھ سے دو چند (یعنی دو لاکھ) ہوگئی۔“

(مواہب الرحمن ص۸۷)

”اور ۱۹۰۵ء میں مرزا قادیانی سے بیعت کرنے والے قریباً چار لاکھ ہوئے۔“

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۱۷)

یعنی دو ہی سال میں تعداد دگنی ہوگئی۔ یہ تو مرزا قادیانی کے زمانے کی جھوٹی افواہیں اور مبالغہ آرائیاں تھیں۔ مرزا محمود کے زمانہ میں یہی حال رہا۔ ۱۹۲۷ء/۱۹۲۸ء میں دس لاکھ کا ۱۹۳۰ء میں ۳۰ لاکھ کا اور پھر پچاس لاکھ کا دعویٰ کیا گیا، لیکن ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی سرکاری رپورٹ میں پنجاب میں قادیانیوں کی مجموعی تعداد ۵۵ ہزار نکلی جس میں لاہوری قادیانیوں کے کئی ہزار افراد بھی شامل ہیں۔ تفصیل ملاحظہ ہو (قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ (جدید ایڈیشن) ص۵۰۰)

۱۹۳۱ء کی رپورٹ کے بعد بھی یہ لوگ شرمندہ نہیں ہوئے اور جھوٹے اعداد و شمار بیان کرنے کی عادت نہیں چھوڑی بلکہ مرعوب کن اعداد و شمار کی افسانہ تراشی کا سلسلہ اس کے بعد بھی بدستور جاری رہا۔ ابھی چند سال پہلے دعوے کئے جارہے ہیں کہ:

”پوری دنیا میں ہماری تعداد ایک کروڑ ہے، پچاس لاکھ پاکستان میں اور پچاس لاکھ باقی دنیا میں۔“

لیکن ۱۹۸۱ء کی مردم شماری نے یہ طلسم بھی توڑ دیا، چنانچہ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں قادیانیوں کی کل تعداد (۱,۰۴۲۴۴) ایک لاکھ چار ہزار دو سو چوالیس تھی۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۱۸/جولائی ۱۹۸۴ء)

اب اگر اتنی تعداد باقی دنیا میں فرض کرلی جائے تو گویا پوری دنیا میں مرزائیوں کی کل تعداد (۲,۰۸۴۸۸) دو لاکھ آٹھ ہزار چار سو اٹھاسی ہوئی، جسے یہ لوگ ایک کروڑ بتاتے تھے۔

پچھلے سال مرزائیوں کے سالانہ جلسہ میں مزید در مزید اضافہ کرلیا گیا ہے اور حسب سابق دعویٰ کیا گیا ہے کہ:

”تعداد چار کروڑ سے بھی بڑھ گئی ہے، اور دو کروڑ سے زائد صرف انڈیا میں ایک سال میں مرزائی ہوئے ہیں اور اگلے سال پوری دنیا میں ۸ کروڑ ہوجائیں گے۔“

ان دعووں سے ایسا لگتا ہے کہ آئندہ چند ہی سالوں میں پوری دنیائے انسانیت قادیانیت کا طوق گلے میں ڈال لے گی۔ اگر ایک طرف یہ دعوے ہیں تو دوسری طرف ان کے سالانہ جلسے ان کا منہ چڑا رہے ہیں، ہم صرف فی الحال قادیان کے سالانہ جلسہ کا حال لکھتے ہیں، اس سے باقی کا اندازہ ہر صاحب عقل و خرد خود لگا سکتا ہے۔

ہفت روزہ الفضل کی رپورٹ کے مطابق:

”۱۹۹۸ء میں سالانہ جلسہ قادیان میں شرکاء کی تعداد (۱۶) سولہ ہزار تھی۔“

(الفضل لندن ۲۵/دسمبر ۱۹۹۸ء)

”۱۹۹۹ء میں سالانہ جلسہ میں مرزائیوں کی تعداد (۲۱) اکیس ہزار تھی۔“

(الفضل لندن ۲۶/نومبر ۱۹۹۹ء)

جبکہ ۲۰۰۰ء میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ نومبر کو قادیان میں ہوا۔

”یہ جلسہ مرزا طاہر کے سالانہ جلسہ لندن (جس میں دو کروڑ کا اعلان ہوا ہے) کے تقریباً ساڑھے تین ماہ بعد ہوا، اس قادیان کے جلسے میں صرف ۳۵ ہزار قادیانی شریک ہوئے۔“

(الفضل ۲۲/دسمبر ۲۰۰۰ء ص۱۶)

ادھر دو کروڑ کا دعویٰ ہے دوسری طرف ۲۰۰۰ء قادیان کے سالانہ جلسے میں پچھلے سال کے مقابلہ میں صرف ۱۴ ہزار افراد زیادہ شریک ہوئے ہیں، اگر کم از کم دو کروڑ میں ایک ایک چوتھائی بھی شریک ہوئے تو جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۰ء میں شرکاء کی تعداد (۵۰) لاکھ ضرور ہونی چاہئے تھی۔

افسوس کس طرح جھوٹ بولا جاتا ہے بلاشبہ ”جھوٹی نبوت“ کی گاڑی اس قسم کے جھوٹ و فریب سے ہی چل سکتی ہے۔

دراصل یہ نقطوں کا فرق ہے کچھ زیادہ فرق نہیں خود مرزا غلام احمد قادیانی ایسے فرق نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ وہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ:

”پہلے پچاس حصے (براہین احمدیہ کے) لکھنے کا ارادہ تھا، مگر ۵۰ پچاس سے ۵ پانچ پر اکتفا کیا گیا، اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں ایک نقطہ کا فرق ہے، اس لئے پانچ حصوں سے وعدہ پورا ہوگیا۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹)

☆☆......☆......☆......☆☆

# لندن کی ڈائری

## سولہویں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۵/ اگست کو برمنگھم میں ہوگی

لندن (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سولہویں عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس حسب سابق جامع مسجد ۱۸ بلگریو روڈ برمنگھم میں ہوگی۔ جس میں پاکستان، برطانیہ، یورپ اور دیگر ممالک کے علماء کرام خطاب فرمائیں۔

## لندن میں ۴/ عیسائیوں کا قبول اسلام

لندن (نمائندہ خصوصی) دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن میں گزشتہ دنوں یکے بعد دیگرے ۴/ افراد دولت اسلام سے مشرف ہوئے، جن میں سے ایک خاتون بھی تھیں، جن کا تعلق فرانس سے تھا جبکہ تین علی الترتیب جیکا، ٹوگو اور زمباوے سے تھے۔ ان سب کا تعلق عیسائی مذہب سے تھا، برضا و رغبت انہوں نے از خود اسلام قبول کیا۔

## مولانا سید نفیس شاہ الحسینی کے گھر پر چھاپہ (یورپ کے علماء کا احتجاج)

لندن (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت انور حسین نفیس شاہ الحسینی کے گھر پر ۲۲/۲۳ مارچ کی درمیانی رات کو پولیس نے حملہ کرکے مسلمانان یورپ کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ حکومت پاکستان فوری طور پر اس کا ازالہ کرے اور حملہ کرنے والے پولیس افسران کو معطل کرے اور سزا دے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کے ایک اجلاس میں ہوا، جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے صدر مولانا منظور احمد الحسینی نے کی۔ اجلاس میں جناب طہٰ قریشی، حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ، حاجی عبدالرحمٰن افضل، حاجی سمیع اللہ اور دیگر دوستوں نے شرکت کی۔

دریں اثناء پورے ملک سے دینی رہنماؤں نے اس بزدلانہ اقدام کی مذمت کی ہے۔ برمنگھم سے مفتی شبیر احمد، مولانا گل محمد، مولانا خورشید احمد، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا خالد، مولانا امداد اللہ، حاجی محمد شریف، زاہد حسین، صوفی اللہ دتہ، حافظ محمد حسین، حاجی معصوم خان، حافظ جاوید اقبال۔ بریڈفورڈ سے مولانا ارشاد، مولانا فضل داد، حافظ مشتاق احمد، امان اللہ خان دیگر حضرات نے مانچسٹر سے مولانا عبدالرؤف، حاجی فضل الرحمٰن صدیقی، اسی طرح دیگر علماء کرام عبیدالرحمٰن، قاری عبدالرشید، مولانا عامر عزیز، حافظ محمد نگین، حاجی محمد صابر، مولانا عبدالقادر، قاری اسمٰعیل رشیدی، عزت خان، مولانا عزیز الحق، سجاد احمد، حاجی محمد نعمان، مولانا محمد الیاس، صوفی حیدر زماں، مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا اکرام الحق ربانی، مولانا نورالاسلام، حافظ عبدالکریم، مولانا قاری محمد شریف، مولانا منظور الزماں، حاجی محمد صادق، مولانا جمیل احمد و دیگر علماء کرام و احباب نے سرکاری اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اس زیادتی کا فوری طور پر ازالہ کیا جائے۔

## لندن میں ردقادیانیت کورس

لندن (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا منظور احمد الحسینی ہر ماہ میں ۲/ مرتبہ دارالعلوم لندن میں درجہ رابعہ حدیث اور مشکوٰۃ کے طلبہ کو ردقادیانیت کورس پڑھائیں گے۔

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا دورہ بریڈفورڈ اور ہڈرس فیلڈ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

لندن: ہڈرس فیلڈ (رپورٹ: مولانا حافظ محمد جمیل) چند روز قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے رہنماؤں طہٰ قریشی اور حافظ احمد عثمان، مولانا منظور احمد الحسینی کی قیادت میں بریڈفورڈ اور ہڈرس فیلڈ کا دورہ کیا۔ یہ دورہ ۲۴/۲۵ مارچ کو کیا گیا۔ ۲۴/ مارچ کو نماز ظہر مدنی مسجد میں پڑھی گئی، جس میں مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری ابھی نہیں ہوئی۔ قادیانیوں کا یہ کہنا کہ مرزا قادیانی مہدی ہے یہ ایک ڈھکوسلہ ہے۔ انہوں نے کہا مدینہ منورہ میں ایک خلیفہ کی موت کے موقع پر ان کی جانشینی کے مسئلہ پر اختلاف ہوگا تو حضرت مہدی علیہ الرضوان مدینہ منورہ سے مکہ تشریف لے آئیں گے، لوگ ان کے شدید انکار کے باوجود ان کو خلافت کے لئے مقرر کریں گے، چنانچہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت ہوگی جبکہ مرزا قادیانی نے نہ مدینہ دیکھا نہ مکہ۔ انہوں نے کہا کہ اس میں علامات مہدی میں سے کوئی علامت بھی نہیں پائی جاتی لہٰذا یہ جھوٹا ہے۔ جناب طہٰ قریشی اور حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ نے بھی خطاب کیا۔ عصر کے بعد تفصیلی پروگرام جامع مسجد ہاورڈ اسٹریٹ میں تھا، جس میں پہلے حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ نے یہ مہینہ ''مہینہ آگاہی'' کے طور پر منایا ہے۔ مسلمانوں کو جگانے کے لئے مختلف پروگرام رکھے گئے ہیں یہ بھی اس کا حصہ ہے۔ جناب طہٰ قریشی نے انگریزی میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ رات کو قیام اسی مسجد میں کیا۔ دوسرے دن ہڈرس فیلڈ روانگی ہوئی وہاں مسجد عثمان میں مولانا راقم الحروف نے ظہر کے بعد ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا ہوا تھا اور باقاعدہ اردو، انگریزی میں اشتہارات شائع کرائے تھے۔ چنانچہ ظہر کے بعد کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، بعدازاں راقم الحروف نے ختم نبوت کی

اہمیت پر بیان کیا۔ حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ نے اس دورے کی تفصیلات بیان کیں اور اکابر علماً کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ محترم طٰہٰ قریشی صاحب نے تفصیل کے ساتھ انگلش میں بیان کیا، کیونکہ باقاعدہ نوجوانوں کو اس کانفرنس میں مدعو کیا گیا تھا، لہٰذا وہ بڑی تعداد میں جمع تھے اور بڑے ذوق وشوق سے بیان سن رہے تھے۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی نے قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں کیا فرق ہے؟ اس کو وضاحت سے بیان کیا۔ بعدازاں سوال وجواب کی محفل ہوئی، جو تقریباً آدھا گھنٹہ جاری رہی۔ نوجوانوں کو تسلی بخش جواب دیے گئے۔ یہ کانفرنس دو بجے شروع ہو کر چار بجے اختتام کو پہنچی۔

عصر کے بعد جامع مسجد عمر میں کانفرنس کا اہتمام تھا جس میں نوجوانوں کو خصوصیت کے ساتھ دعوت دی گئی تھی نوجوانوں کا ذوق وشوق دیدنی تھا۔ مسجد میں نوجوان ہی نوجوان نظر آتے تھے۔ تینوں رہنماؤں کا بیان ہوا، یہاں بھی آخر میں سوال وجواب کی محفل ہوئی جو بڑی دلچسپ رہی۔ مغرب کو قافلہ ختم نبوت مسجد بلال پہنچا، وہاں خطیب مسجد بلال حضرت مولانا محمد اکرم سے ملاقات کی گئی۔

نماز عشاً کے بعد مولانا منظور احمد الحسینی کا عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور اکابر علماً ختم نبوت کی تاریخ پر مختصر بیان ہوا اور انہی کی دعا پر یہ دورہ اختتام کو پہنچا راقم الحروف ہڈرس فیلڈ کے دورے میں وفد ختم نبوت کے ساتھ ساتھ رہا۔

## کنگسٹن یونیورسٹی میں ختم نبوت سیمینار

لندن (نمائندہ خصوصی) پچھلے دنوں اسلامک سوسائٹی کنگسٹن کے جنرل سیکریٹری جناب محمد زاہد نے مولانا منظور احمد الحسینی سے درخواست کی کہ کنگسٹن یونیورسٹی میں قادیانی طلبہ کی کافی تعداد ہے، لندن ساؤتھ ویسٹ میں ویسے بھی قادیانی کافی تعداد میں آباد ہیں اور یہ یونیورسٹی بھی اسی حصہ میں ہے، لہٰذا یہاں ختم نبوت کے موضوع پر پروگرام کی اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ مولانا منظور احمد الحسینی دامت برکاتہم نے محترم طٰہٰ قریشی صاحب سے مشورہ کیا اور طے پایا گیا کہ وہاں ایک عظیم الشان ختم نبوت سیمینار رکھا جائے۔ چنانچہ مقررہ وقت پر سیمینار منعقد ہوا جناب محمد زاہد نے جناب طٰہٰ قریشی کا تعارف کرایا۔ ایک گھنٹہ تک ان کا انگلش میں ختم نبوت، حیات مسیح، مسئلہ مہدی، قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں کیا فرق ہے؟ کے موضوع پر تفصیلی بیان ہوا۔ ۷۰ سے زائد مختلف ملکوں کے مسلمان طلبہ تھے جنہوں نے بڑی دلچسپی سے پروگرام سنا بعدازاں تفصیلی طور پر سوال وجواب کی محفل ہوئی۔ اس سیمینار میں کافی قادیانی طلبہ بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی سوال کیے، یونیورسٹی کے طلبہ بعد میں بھی ملاقاتوں کے لئے آتے رہے اور انہوں نے درخواست کی کہ ایسا پروگرام دوبارہ یہاں رکھا جائے۔


مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز: ☆زینت کارپٹ، ☆ مون لائٹ کارپٹ، ☆ نیر کارپٹ، ☆ثمر کارپٹ، ☆ وینس کارپٹ، ☆ اولمپیا کارپٹ

پتہ: این آر او نیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503

قسط نمبر 1

تحریر: نور محمد قریشی ایڈووکیٹ

# نزول مسیح علیہ السلام آخر کیوں؟

مسئلہ کیا ہے؟

کیا قیامت سے قبل حضرت عیسیٰؑ ابن مریم دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے یا نہیں؟

اس موضوع پر امت مسلمہ میں دو گروہ بن گئے ہیں۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰؑ ابن مریم دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ ان کے دنیا میں دوبارہ آنے کا کوئی امکان نہیں۔

جس گروہ کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قبل از قیامت دنیا میں ایک بار پھر تشریف لائیں گے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث پر انحصار کرتا ہے جن میں واضح الفاظ میں یہ خبر دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔

اس موضوع پر چند احادیث کا مطالعہ فرمادیں۔

ا۔ "(حضرت) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب ابن مریم تم میں اتریں گے حاکم عادل ہو کر پھر وہ صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کرادیں گے اور لڑائی کو موقوف کردیں گے۔ مال اس قدر فراواں ہوگا کہ کوئی شخص قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ ساری نعمتوں سے بہتر ہوگا پھر ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ تم اس کی تصدیق چاہتے ہو تو پڑھ لو یہ آیت "ہر ایک اہل کتاب اس کے (حضرت عیسیٰؑ کے) مرنے سے پہلے اس پر ایمان لائے گا اور دن قیامت کے وہ ان پر گواہ ہوگا۔"

(صحیح بخاری باب نزول عیسیٰؑ)

۲۔ "حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور عیسیٰؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں اور تحقیق وہی اترنے والے ہیں پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا کہ ان کا چہرہ سرخی سفیدی لئے ہوگا دو رنگ دار چادروں کے درمیان ان کا سر (چمک سے) قطرے گرتا معلوم ہوگا اگر چہ اسے پانی نہ ملا ہو پھر وہ اسلام کی حمایت میں قتال کریں گے لوگوں سے پس صلیب کو پاش پاش کردیں گے اور خنزیر کو قتل کردیں گے۔ پھر چالیس سال تک زمین پر رہیں گے پھر فوت ہوں گے اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔"

(ابوداؤد جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۲۸)

۳۔ "عمرؓ بن عاص کے بیٹے عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰؑ ابن مریم زمین پر اتریں گے پس نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور پینتالیس سال تک رہیں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے پاس مقبرے میں دفن ہوں گے اور پھر میں عیسیٰؑ ابن مریم ایک ہی مقبرے سے اٹھیں گے ابو بکر اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے درمیان"

(مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ صفحہ نمبر ۴۷۲)

میں نے صرف تین احادیث درج کی ہیں لیکن کتب احادیث میں اس موضوع پر اور احادیث بھی ہیں جو صاحب مزید احادیث مطالعہ کرنا چاہیں وہ کتب احادیث سے رجوع کریں۔

جس گروہ کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے دنیا میں دوبارہ آنے کا کوئی امکان نہیں ان کا استدلال یہ ہے کہ دین مکمل ہو چکا ہے۔ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق فریضہ شہادت حق امت کو منتقل ہو چکا ہے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

"......تم ایک اچھی جماعت ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہے تم نیک کاموں کا بتلاتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو......"

(آل عمران: ۱۱۰ ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی)

ایک اور جگہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی اس طرح بیان ہوا ہے۔

"اور اللہ کے کام میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تم کو اور امتوں سے ممتاز فرمایا ہے اور اس نے تم پر دین کے احکام میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی تم اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر ہمیشہ قائم رہو (اللہ) نے تمہارا لقب مسلمان رکھا ہے نزول قرآن سے پہلے ہی اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ تمہارے لئے قابل شہادت اور معتبر ہونے کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہو۔ پس تم لوگ خصوصیت کے ساتھ نماز کی پابندی رکھو۔ زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو۔ وہ تمہارا کارساز ہے۔ کسی کی مخالفت تم کو حقیقتاً ضرر نہ پہنچا سکیگی۔ پس اچھا دوست ہے اور اچھا مددگار۔"

(الحج آیت نمبر ۷۸ ترجمہ مولانا تھانوی)

ان آیات میں واضح اعلان کے بعد فریضہ شہادت حق جو پہلے کار نبوت تھا اب امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ نبوت بھی ختم ہو چکی ہے تو حضرت عیسیٰؑ آخر دنیا میں آکر کیا کریں گے۔ ان آیات سے جو نتیجہ اخذ (INFER) کیا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ کار جہاں میں اب حضرت عیسیٰؑ کے کرنیکے لئے کچھ باقی نہیں ہے۔

میں نے جو احادیث نقل کی ہیں ان کو ایک نظر دوبارہ دیکھ لیا جائے کہ ان سے واضح طور پر دو باتوں کی خبر حاصل ہوتی ہے۔

(۱) آنے والی شخصیت حضرت عیسیٰؑ ابن مریم ہیں جو نسل انسانی میں ایک ہی شخص ہیں۔

(۲) وہ اتریں گے یا نازل ہوں گے یعنی اب دوبارہ پیدا نہیں ہوں گے۔

ان احادیث سے جہاں ایک طرف جماعت کثیر نے یہ سمجھا کہ نازل ہونے والی شخصیت وہی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً چھ سو سال قبل فلسطین میں بنی اسرائیل کی طرف معبوث ہوئے تھے وہاں دوسری طرف علامہ تمنا عمادی اور چند دیگر علمائے کرام نے فن رجال کی روشنی میں ان احادیث کا کمزور ہونا ثابت کیا ہے۔

## تیسرہ گروہ:

امت میں یہ خیال کہ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰؑ ابن مریم دنیا میں ایک بار پھر تشریف لائیں گے۔ اس قدر قوی ہے کہ اس سے حوصلہ پاکر برصغیر جنوبی ایشیا میں مرزا غلام احمد قادیانی اور ایران میں ان کے ہم عصر بہاء اللہ نے یہ دعویٰ کردیا کہ احادیث میں جس عیسیٰؑ ابن مریم کے دوبارہ آنے کی بشارت دی گئی ہے۔ اس سے مراد عیسیٰؑ ابن مریم بنفس نفیس مراد نہیں بلکہ ان کا مثیل (یعنی ان جیسا) مراد ہے اور ان ہر دو حضرات نے اپنی اپنی جگہ مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کردیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے البتہ مختلف اوقات میں مختلف موقف اختیار کئے۔ چنانچہ اپنی کتاب براہین احمدیہ کے حاشیہ در حاشیہ ۳۵۸/۳۵۹ پر لکھتے ہیں۔

''اور مسیح کو خوب معلوم تھا کہ خدا جلد تر اس عارضی تعلیم کو نیست و نابود کرکے اس کامل کتاب کو دنیا میں تعلیم حق کے لئے بھیجے گا جو حقیقی نیکی کی طرف دنیا کو بلائے گی اور بندگان خدا پر حق اور حکمت کا دروازہ کھول دیگی۔ اس لئے اس کو کہنا پڑا کہ ابھی بہت سی باتیں قابل تعلیم باقی ہیں جن کو تم ہنوز برداشت نہیں کرسکتے۔ مگر میرے بعد ایک دوسرا آنے والا ہے وہ سب باتیں کھول دے گا اور علم دین کو بمرتبہ کمال پہنچائے گا سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔''

اس کے علاوہ اسی کتاب کے حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ صفحہ نمبر ۴۹۹ پر قرآن کی ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔''

مندرجہ بالا عبارت مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن مجید کی ایک آیہ مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کی ہے۔ مرزا صاحب کی یہ کتاب ۱۸۸۴ میں پہلی بار شائع ہوئی۔ اس سے قبل مرزا صاحب کو ۱۸۸۲ میں یہ الہام ہو چکا تھا ''الرحمٰن علم القرآن'' جس کا ترجمہ بھی انہیں کا کیا ہوا ہے ''خدا نے تجھے قرآن سکھلایا'' یہ الہام مرزا غلام احمد قادیانی کے مجموعہ الہامات جو ''تذکرہ'' کے نام چھپا ہے کے صفحہ نمبر ۴۴ پر موجود ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس الہام کے بعد مرزا صاحب نے قرآن مجید کی کسی آیت کا جو بھی ترجمہ کیا یا جو بھی تشریح بیان کی وہ خدا کی سکھلائی ہوئی تھی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابتداً مرزا صاحب اس بات کے قائل تھے کہ مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دینگے۔ ان کا یہ علم الہام کی بنیاد تھا۔

مرزا صاحب چونکہ نبی بنائے نہیں گئے بلکہ اپنی قوت بازو سے بنے تھے جس طرح کوئی خوانچہ فروش ترقی کرتا، کرتا کسی کارخانہ کا مالک بن جاتا ہے۔ اس لئے مرزا صاحب نے اپنی ہر بات کی خود ہی تردید کی ہوئی ہے۔ وقت گزرنے کے بعد مرزا صاحب نے اپنے موقف میں تبدیلی پیدا کی اور عیسائیوں کے ہمنوا اس حد تک تو ہو گئے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے (۱)۔ اس مسئلہ پر اپنے موقف میں تبدیلی کا پہلی دفعہ اظہار مرزا صاحب نے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' کے صفحہ نمبر ۷۷ پر درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جاکر فوت ہو گیا لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا۔''

یہ الفاظ لکھتے ہوئے مرزا صاحب بھول گئے کہ اس سے قبل قرآن مجید کی ایک آیت کی الہامی تفسیر کرتے ہوئے وہ یہ لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح آسمان پر جا بیٹھے اور دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے اپنے موقف میں ایک نئی تبدیلی کی جو ان کے عقیدہ میں ایک تیسری تبدیلی تھی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

''ہاں خدا تعالیٰ کی اس قدیم سنت کے موافق کہ کوئی اولوالعزم نبی ایسا نہیں گزرا جس نے قوم کی ایذا کی وجہ سے ہجرت نہ کی ہو، حضرت عیسیٰؑ نے بھی تین برس کی تبلیغ کے بعد صلیبی فتنہ سے نجات پاکر ہندوستان کی طرف ہجرت کی اور یہودیوں کی دوسری قوموں کو جو بابل کے تفرقہ کے زمانہ سے ہندوستان اور کشمیر اور تبت میں آئے تھے خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا کر آخر کار کشمیر جنت نظیر میں انتقال فرمایا اور سری نگر خان یار کے محلہ میں باعزاز تمام دفن کئے گئے۔'' (راز حقیقت صفحہ نمبر ۵)

مرزا غلام احمد صاحب نے حضرت عیسیٰؑ کو بذریعہ الہام پہلے فلسطین میں اور بعد ازاں کشمیر کے شہر سری نگر کے محلہ خان یار میں دفن کرنے کے بعد اپنے مثیل مسیح ہونے کا اعلان ان الفاظ میں کردیا۔

''سو اس عاجز کو اور بزرگوں کی فطرتی مشابہت سے علاوہ جس کی تفصیل ''براہین احمدیہ'' میں بہ بسط تمام مندرج ہیں حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت اور اسی فطری مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا۔''

(فتح السلام صفحہ ۱۲)

اس تیسرے گروہ میں (جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت مسیح بنفس نفیس دنیا میں دوبارہ تشریف نہیں لائیں گے بلکہ ان جیسا کوئی شخص آئے گا۔) ایران کے بہاء اللہ بھی شامل ہیں۔ بہاء اللہ نے بھی

ں ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ (بہاء اللہ مرزا غلام احمد کا ہم عصر تھا۔ بہاء اللہ نے ۱۸۹۸ میں وفات پائی اور مرزا غلام احمد نے ۱۹۰۸ میں وفات پائی۔ پر لطف بات یہ ہے کہ دونوں نے نہ تو ایک دوسرے کی تصدیق کی نہ تکذیب۔)

بہائیوں کے صف اول کے عالم علامہ ابوالفضل گلپائیگانی نے ۱۸۹۸ میں بہاء اللہ کے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے "الفرائد" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کا اردو ترجمہ پیش نظر ہے۔ اس کتاب کے پہلے باب میں بہاء اللہ کا دعویٰ بیان کیا گیا ہے اور باقی کتاب اس دعویٰ کے اثبات کے لئے دلائل پر مشتمل ہے۔ چنانچہ پہلے باب کا عنوان ہے "اہل بہا کا دعویٰ اور اس کے دلائل"۔ اس باب کے آخر میں بہاء اللہ کے دعویٰ کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

"اب تک جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اہل بہا کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت باب اعظم نقطہ اولیٰ اور حضرت جمال اقدس ابھیٰ ذکرھما کا ظہور وہ ظہور ہے جس کی بشارت تمام انبیاء علیہم السلام نے دی ہے اور ان کے ظہور کی نشانیاں اور واقعات کو انتہائی وضاحت کے ساتھ آسمانی کتابوں میں ثبت فرمایا ہے اور چونکہ دنیا کی اصلاح اور اقوام کا اتحاد و اتفاق ان ہی دو بزرگ ہستیوں کے ظہور پر موقوف تھا اس لئے اس ظہور کے وقت اور مقام کو تاریخی طور پر کتابوں میں معین او مقرر فرمایا ہے اور اہل اسلام کی اصطلاح کے مطابق کیونکہ اس وقت روئے سخن ان ہی کی طرف ہے۔ پہلا ظہور قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور کہلاتا ہے اور دوسرا ظہور شیعوں کی اصطلاح میں حسینؑ کا ظہور کہلاتا ہے اور سنیوں کی اصطلاح میں حضرت عیسیٰؑ اور مہدی کا ظہور کہلاتا ہے۔"

مندرجہ بالا حوالہ سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے ہم عصر بہاء اللہ ایرانی بھی اسی زمانہ میں ہونے کا دعویٰ کر چکے تھے لیکن مرزا صاحب کو اس کی اطلاع نہیں تھی۔ اگر مرزا صاحب کا واقعی خدا سے بذریعہ الہام کوئی تعلق ہوتا تو ان کو اطلاع ہو جاتی اور وہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتے۔ اسکے برعکس مرزا صاحب کا دعویٰ تو یہ ہے کہ

"اس زمانہ میں بجز اس عاجز کے کسی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں (کیا)۔"

(دیباچہ نشان آسمانی صفحہ)

یہ تو مرزا صاحب کی بے خبری کا عالم تھا لیکن مرزا صاحب کو حضرت مسیح سے کس طرح مشابہت ہے اس کے لئے بھی انہوں نے کوئی ٹھوس دلیل نہیں دی اور اگر کوئی دلیل دی بھی ہے تو وہ انتہائی مضحکہ خیز ہے۔

## قادیانی امت کے لئے لمحہ فکریہ:

میرا یہ رسالہ قادیانی حضرات کے مطالعہ کے لئے ہے۔ میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس نکتہ پر کھلے ذہن کے ساتھ غور فرماویں۔ قادیانی حضرات پہلے اس بات کے قائل ہوئے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم فوت ہو گئے تھے (فلسطین میں پہلے فوت ہوئے اور بعد میں کشمیر میں فوت ہوئے) اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ان کو اس بات کا قائل مرزا غلام احمد نے کیا یا کسی اور نے۔ لیکن پہلے انہوں نے یہ عقیدہ اختیار کیا اور بعد میں انہوں نے مرزا غلام احمد کو مسیح موعود تسلیم کر لیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر وہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کی موت کے قائل نہ ہوتے تو مرزا غلام احمد کو مسیح موعود بھی تسلیم نہ کرتے۔ یعنی پہلے اس بات پر ایمان کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور بعد میں مرزا غلام احمد کے مسیح موعود ہونے پر ایمان۔

اب قادیانی حضرات غور فرماویں کہ جب وہ اس بات کے قائل ہو جاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم فوت ہو گئے ہیں اور ان کی جگہ کسی مثیل مسیح نے آنا ہے تو ان کے سامنے بیک وقت دو آدمی مسیح ہونے کا دعویٰ لے کر آ جاتے ہیں۔ ایک مرزا غلام احمد ہیں اور دوسرے بہاء اللہ ہیں۔ دونوں ہی مسیح ہونے کے دعویدار ہیں۔ دونوں ہم عصر ہیں لیکن نہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں نہ تکذیب۔ کیا اب قادیانی حضرات کا فرض نہیں کہ وہ اس کا جائزہ لیں دونوں مدعیان مسیحیت میں سے کون حضرت عیسیٰؑ ابن مریم سے زیادہ مماثلت رکھتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد میں کوئی بات بھی ایسی نہیں جس سے ان کی حضرت عیسیٰؑ سے مماثلت ثابت ہوتی ہو۔ مرزا غلام احمد کا یہ کہنا کہ ان کی دو بیماریاں (ایک نیچے کی یعنی کثرت پیشاب اور دوسری اوپر کی یعنی مراق) حضرت عیسیٰؑ سے مماثلت ثابت کرتی ہیں انتہائی لغو ہے۔ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم جسمانی طور پر بھی اور ذہنی طور پر بھی پوری طرح صحت مند تھے۔ البتہ بہاء اللہ ایرانی میں ایک سے زیادہ ایسی باتیں ہیں جس سے بہائی حضرات بہاء اللہ کی حضرت عیسیٰؑ ابن مریم سے مماثلت ثابت کرتے ہیں جنہیں میں اختصار کے ساتھ درج کرتا ہوں۔

(۱) حضرت مسیحؑ سے پہلے حضرت یحییٰؑ مبعوث ہوئے اور انہوں نے حضرت مسیحؑ کی آمد کی بشارت دی۔

"ان دنوں میں یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا اور یہودیہ کے بیابان میں یہ منادی کرنے لگا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔"

(متی باب نمبر ۳ فقرہ نمبر ۱۔۲)

بہاء اللہ کے دعویٰ سے پہلے علی محمد باب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور بہاء اللہ کی آمد کی اطلاع دی۔

"۲۰ اکتوبر ۱۸۱۹ کو ایران کے شہر شیراز میں سادات کے ایک تاجر گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا اور اس کی پیدائش سے دو سال پہلے طہران میں شاہی نسل کے ایک گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہو چکا تھا۔ اول الذکر کا نام "علی محمد" تھا اور ثانی الذکر کا نام "حسین علی" تھا۔ شیراز میں پیدا ہونے والے بچے نے جب اپنی عمر کے ۲۴ ویں برس میں قدم رکھا تو اس نے بالکل غیر متوقع طور پر یہ اعلان کر دیا کہ شیعہ دنیا ایک ہزار سال سے جس قائم آل محمد کا انتظار کر رہی ہے وہ میرے سوا کوئی نہیں اور یہ عقیدہ کہ امام حسن عسکری کا ایک بیٹا زندہ اور موجود ہے اور وہی قائم آل محمد ہے بالکل غلط اور افترا ہے۔

میری آمد کا پہلا اور آخری مقصد یہ ہے کہ میں لوگوں کو حسین یا مسیح کی دوبارہ آمد کی بشارت دوں جو میری شہادت کے نویں سال ظاہر ہوگا۔"

(اقرائد صفحہ نمبر ۷)

آپ نے دیکھ لیا کہ علی محمد باب نے شیعوں کے غائب امام کے عقیدہ کو باطل قرار دے کر خود قائم آل محمد ہونے کا دعویٰ کیا اور حسین یا مسیح کی دوبارہ آمد کی بشارت دی۔

۲۔ حضرت مسیح نے اعلان نبوت سے قبل حضرت یحییٰ کی بیعت کی۔ "اس وقت یسوع گلیل یردن کے کنارے یوحنا کے پاس بپتسمہ لینے آیا۔ مگر یوحنا یہ کہہ کر اسے منع کرنے لگا کہ میں آپ تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے یسوع نے جواب میں اس سے کہا اب تو ہونے ہی دے کیونکہ ہمیں اسی طرح راستبازی کو پوری کرنا مناسب ہے اس پر اس نے ہونے دیا۔"

(متی باب نمبر ۳ فقرہ نمبر ۱۳ تا ۱۵)

"اور ان دنوں ایسا ہوا کہ یسوع نے گلیل کے ناصرہ سے آکر یردن میں یوحنا سے بپتسمہ لیا۔"

(مرقس باب نمبر ۱ فقرہ نمبر ۹)

بہاء اللہ نے بھی اعلان نبوت سے قبل علی محمد باب سے بیعت کی۔ "جس زمانہ میں حضرت علی محمد باب کی جماعت بابی شریعت کی تبلیغ کر رہی تھی حضرت حسین علی جو بعد میں بہاء اللہ کے آسمانی لقب سے مشہور ہوئے حضرت باب پر اسی طرح ایمان لائے جس طرح کہ حضرت مسیح حضرت یحییٰ پر ایمان لائے تھے۔"

(اقرائد صفحہ نمبر ۸)

یہ حضرت مسیح اور بہاء اللہ کے درمیان دوسری مشابہت ہے۔

(۳) حضرت یحییٰ گرفتار ہو کر حکومت وقت کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ "کیونکہ ہیرودیس نے اپنے بھائی فلپس کی بیوی ہیرودیاس کے سبب سے یوحنا کو پکڑ کر باندھا اور قید خانہ میں ڈال دیا۔"

(متی باب نمبر ۱۴ فقرہ نمبر ۲۔۳)

"محفل میں ناچ کر ہیرودیس کو خوش کیا۔ اس پر اس نے قسم کھا کر اس سے وعدہ کیا کہ جو کچھ تو مانگے گی تجھے دوں گا اس نے اپنی ماں کے سکھانے سے کہا مجھے یوحنا بپتسمہ دینے والے کا سر تھال میں یہیں منگوا دے۔ بادشاہ غمگین ہوا مگر اپنی قسموں اور مہمانوں کے سبب سے اس نے حکم دیا کہ دے دیا جائے۔ اور آدمی بھیج کر قید خانہ میں یوحنا کا سر کٹوا دیا۔"

(متی باب نمبر ۱۴ فقرہ نمبر ۶ تا ۹)

جس طرح حضرت یحییٰ قتل ہوئے اسی طرح علی محمد باب بھی حکومت کے حکم سے قتل کئے گئے۔

"نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت علی محمد باب کے تقریباً بیس ہزار مردوں عورتوں جوانوں، بوڑھوں اور بچوں کو تلوار کے گھاٹ اترنا پڑا۔ بہت سے نذر آتش کر دئے گئے۔ اس خونریز ہنگامہ اور بے مثال مظلومیت نے بابی جماعت کی تعداد کو لاکھوں تک پہنچا دیا۔ بالآخر حکومت ایران نے علی محمد باب کو گرفتار کرکے چھ سال تک مختلف قید خانوں میں محبوس رکھ کر ۹ جولائی ۱۸۵۰ کو تبریز کے میدان صاحب الزمان میں گولیوں سے شہید کر ڈالا۔"

(اقرائد صفحہ نمبر ۸)

یہ تیسری مشابہت ہے جو حضرت مسیح اور بہاء اللہ کے درمیان پائی جاتی ہے۔

(۴) مسلمان تو اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ اٹھا لئے گئے لیکن مرزا غلام احمد صاحب اس کے قائل نہ رہے لہٰذا اگر مرزا صاحب کے بیان کو درست تصور کر لیا جائے تو حضرت مسیح اور بہاء اللہ کے درمیان ایک چوتھی مشابہت بھی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ کو ترک وطن کرنا پڑا! اور ان کا انتقال بھی پردیس میں ہوا۔ چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"کیونکہ تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پا کر ضرور ہندوستان کا سفر کیا اور نیپال سے ہوتے ہوئے آخر تبت تک پہنچے اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھہرے...... اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا۔" (راز حقیقت صفحہ نمبر ۱۶)

بہاء اللہ کو بھی وطن چھوڑنا پڑا اور اس کا انتقال بھی جلاوطنی میں ہوا۔ جس طرح بقول مرزا غلام احمد کے حضرت مسیح کا انتقال جلاوطنی میں ہوا۔

"بالآخر حکومت ایران نے ان کو (بہاء اللہ کو) ایران سے جلاوطن کر دیا۔ آپ ایران سے بغداد پہنچے۔ یہ ۱۸۶۳ تھا جبکہ بغداد میں آپ نے اپنے مخصوص احباب کے سامنے سرِ آپ دعویٰ کیا کہ اسلام میں جس حسین اور مسیح کی دوبارہ آمد کی خبر پائی جاتی ہے اور حضرت باب نے جس کی بشارت دی تھی وہ میں ہوں۔"

(اقرائد صفحہ نمبر ۸)

مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ بالکل لغو ہے کہ ان میں اور حضرت مسیح میں کوئی مشابہت پائی جاتی ہے اگرچہ میرے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی اور بہاء اللہ ایرانی دونوں ہی اپنے دعاوی میں جھوٹے ہیں البتہ انہوں نے ایک دوسرے کی نہ تو تصدیق کی اور نہ ہی تکذیب کی۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک انسان کے لئے منصب نبوت سے بڑا منصب نہیں اور دعویٰ نبوت سے بڑا کوئی دعویٰ نبوت سے بڑا کوئی دعویٰ نہیں۔ چنانچہ جس قدر یہ دعویٰ عظیم ہے اسی لحاظ سے اس کا ثبوت بھی ایسا ہی درکار ہے جو ہر طرح کے شک و شبہ سے بالاتر ہونا چاہئے۔ اگر دعویٰ کا ثبوت نہیں ہوگا یا ثبوت کمزور ہوگا تو اس کے انکار پر کوئی گرفت بھی نہ ہو سکے گی۔ اس مسئلہ میں نمایاں ترین مثال ہمیں حضرت موسیٰؑ کے دعویٰ کے معاملہ میں ملتی ہے۔ چنانچہ جب موسیٰؑ نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں عصا پیش کیا تو فرعون کے لئے بڑی پریشانی پیدا ہوگئی کہ بھرے ہوئے دربار میں اس کے لئے جواب نہیں بن پا رہا تھا چنانچہ اس کے مقربین نے اسے مشورہ دیا کہ:

"قوم فرعون میں جو سردار تھے انہوں نے کہا کہ یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے (ضرور) یہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہاری (اس) سرزمین سے باہر کر دے سو تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو۔

انہوں نے کہا کہ آپ ان کو اور ان کے بھائی (ہارون) کو چندے مہلت دیجئے اور شہر میں چپراسیوں کو بھیج دیجئے کہ وہ سب ماہر جادوگروں کو

آپ کے پاس لا حاضر کریں (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) اور وہ جادوگروں کو فرعون کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر ہم غالب آئے تو ہم کو کوئی بڑا صلہ ملے گا۔ فرعون نے کہا کہ ہاں (بڑا انعام ملے گا) اور (مزید براں) تم مقربین میں سے ہو گے۔ ساحروں نے عرض کیا کہ اے موسیٰ خواہ آپ ڈالئے اور یا ہم ہی ڈالیں۔ موسیٰ نے فرمایا کہ (پہلے) تم ہی ڈالو۔ پس جب انہوں نے اپنی (رسیوں اور لاٹھیوں کو) ڈالا تو لوگوں کی نظر بندی کردی اور ایک طرح کا بڑا جادو دکھلایا اور ہم نے موسیٰ کو (وحی کے ذریعہ) حکم دیا کہ آپ اپنا عصا ڈال دیجئے سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے (اژدہا بن کر) ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کردیا۔ پس (اس وقت) حق (کا حق ہونا) ظاہر ہوگیا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سو وہ باطل ہوگیا۔"

(الاعراف ۱۰۹تا۱۱۸ ترجمہ مولانا تھانوی)

جب جادوگروں پر (جو اس شعبہ کے ماہر تھے) یہ واضح ہوگیا کہ جو کچھ ان کے سامنے پیش کیا گیا ہے وہ جادو نہیں بلکہ معجزہ ہے تو وہ ایمان لے آئے۔

"جو ساحر تھے گر گئے سجدے میں (اور پکار پکار کر) کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے رب العلمین پر جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کا رب ہے۔"

(الاعراف ۱۲۰تا۱۲۲ ترجمہ مولانا تھانوی)

جب حضرت عیسیٰؑ ابن مریم نے اپنے دعویٰ کو پیش کیا تو انہوں نے بھی ثبوت کے طور پر معجزات پیش کئے۔

"(حضرت عیسیٰؑ ابن مریم نے کہا) کہ میں تم لوگوں کے پاس (اپنی نبوت پر) کافی دلیل لے کر آیا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں تم لوگوں کے لئے گارے سے ایسی شکل بناتا ہوں جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے اور پھر اس کے اندر پھونک مارتا ہوں جس سے وہ جاندار پرندہ بن جاتا ہے خدا کے حکم سے۔ میں اچھا کردیتا ہوں مادر زاد اندھے کو اور برص (جذام) کے مریض کو اور زندہ کردیتا ہوں مردوں کو خدا کے حکم سے اور میں تم کو بتلا دیتا ہوں جو کچھ اپنے گھروں میں کھا کر آتے ہو اور جو رکھ آتے ہو بے شک ان میں (میری نبوت کی کافی دلیل ہے تم لوگوں کے لئے اگر تم ایمان لانا چاہو)۔"

(آل عمران ۴۵تا۴۹ ترجمہ مولانا تھانوی)

حضرت عیسیٰؑ نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں بنی اسرائیل کے سامنے اپنی معجزانہ پیدائش کے درج ذیل باتیں پیش کیں۔

(۱) مٹی سے پرندہ بنانا اور اسے پھونک مار کر اڑا دینا۔

(۲) مادر زاد اندھے اور برص کے مریض کو تندرست کردینا۔

(۳) مردے کو زندہ کردینا۔

(۴) ان کو بتا دینا کہ وہ کیا کھا کر آئے ہیں اور کیا گھر میں چھوڑ کر آئے ہیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے حضرت عیسیٰؑ سے اپنی مماثلت ثابت کرنے کے لئے کیا دلائل دیئے ہیں۔ ابتداً مرزا صاحب حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کے معجزات کے قائل تھے لیکن وہ ان معجزات کو اللہ تعالیٰ کے دوسرے افعال سے کم تر درجہ میں تصور کرتے تھے چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

"لیکن یہ بات اس جگہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اس قسم کے اختیاری خوارق گو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتے ہیں مگر پھر بھی خدا تعالیٰ کے ان خاص افعال سے جو بلاتوسط ارادہ غیری ظہور میں آتے ہیں کسی طور سے برابر نہیں کرسکتے اور نہ برابر ہونا ان کا مناسب ہے۔ اسی وجہ سے جب کوئی نبی یا ولی اختیاری طور پر بغیر توسط کسی دعا کے کوئی ایسا خرق عادت دکھلاوے جو انسان کو کسی حیلہ اور تدبیر اور علاج سے اس کی قوت نہیں دی گئی تو نبی کا وہ فعل خدا تعالیٰ کے ان افعال سے کم رتبہ پر رہے گا جو خدا تعالیٰ علانیہ اور بالجبر اپنی قوت کاملہ میں ظہور میں لاتا ہے یعنی ایسا اختیاری معجزہ بہ نسبت دوسرے الٰہی کاموں کے جو بلاواسطہ اللہ جل شانہ، سے ظہور میں آتے ہیں ضرور کچھ نقص اور کمزوری اپنے اندر موجود رکھتا ہوگا تا سرسری نگاہ والوں کی نظر میں تشابہ فی الخلق واقع نہ ہو اسی وجہ سے حضرت موسیٰؑ کا عصا باوجود اس کے کہ کئی دفعہ سانپ بنا لیکن آخر عصا کا عصا ہی رہا اور حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھے اور کہیں خدا تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ وہ زندہ بھی ہوگئیں۔" (آئینہ کمالات اسلام ۱۲۵-۶۲)

مندرجہ بالا حوالہ سے یہ تو ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب ابتداً میں حضرت مسیح کے معجزات کو تسلیم کرتے تھے بلکہ حضرت موسیٰؑ کے معجزہ (عصائے موسیٰ) کے بھی قائل تھے لیکن جب مرزا صاحب کو حضرت مسیح سے مماثلت ثابت کرنا پڑی تو وہ چوکڑی بھول گئے۔

حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کی معجزانہ پیدائش سے اپنی مماثلت اس طرح ثابت کرتے ہیں۔

"سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے جس نے عیسیٰ ابن مریم کی طرح اپنے زمانہ میں کسی ایسے شیخ والد روحانی کو نہ پایا جو اس کی روحانی پیدائش کا موجب ٹھہرتا تب خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہوا اور تربیت کی کنار میں لیا اور اس نے اپنے بندہ کا نام ابن مریم رکھا کیونکہ اس نے مخلوق میں سے اپنی روحانی والدہ کا منہ تو دیکھا (کیا قادیانی امت بتا سکتی ہے کہ روحانی والدہ کا کیا نام ہے؟ راقم) جس کے ذریعہ اس نے قالب اسلام پایا...... پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسیٰ ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہو) کیا تم ثابت کرسکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی؟ کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۴۴-۲۴۵)

کیا خوب منطق ہے چونکہ مرزا غلام احمد صاحب سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلہ میں داخل نہیں تھے اس لئے وہ ابن مریم ہوگئے۔ میں قادیانی دوستوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی کروڑوں ایسے لوگ ہوں گے جن میں راقم بھی شامل ہے جو سلاسل اربعہ میں سے کسی میں داخل نہیں ہیں۔ کیا وہ صرف اس وجہ سے ابن مریم بن

گئے؟ رہ گئے حضرت عیسیٰ ابن مریم کے معجزات جن کا قرآن کریم سے ذکر ہے اور جنہیں مرزا صاحب خود بھی ابتداً تسلیم کرتے تھے۔ بعد میں ان کے بارے میں مرزا صاحب بالکل ہی انکاری ہو گئے۔

''سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ایک شخص کامل مشق رکھنے والا مٹی کا ایک پرندہ بنا کر اس کو پرواز کرتا ہوا دکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ اندازہ نہیں کیا گیا کہ اس فن کے کمال کی انتہا کہاں تک ہے اور جبکہ ہم بچشم خود دیکھتے ہیں کہ اس فن کے ذریعہ سے ایک جماد میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ جانداروں کی طرح چلنے لگتا ہے...... اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچتا۔''

(ازالہ اوہام ۱۱۵)

آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ مرزا صاحب اس بات سے انکاری ہو گئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن سے ثابت ہے حالانکہ اس سے قبل آئینہ کمالات اسلام میں لکھ چکے تھے کہ ''معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔'' اور اگر حضرت مسیح نے کچھ پرندے بنا کر اڑائے بھی تھے تو یہ کام انہوں نے اپنے باپ یوسف سے جو ایک ماہر بڑھئی تھے سیکھا تھا۔

''کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلون کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان کے قویٰ موجود ہوں ان کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۱۳-۱۱۴)

چلئے چھٹی ہوئی اگر مسیح نے کوئی اس طرح کا معجزہ دکھایا بھی تھا تو وہ انہوں نے اپنے باپ سے سیکھا تھا' کیونکہ اس فن میں وہ ان کا بھی استاد تھا بلکہ اس قسم کے معجزات دکھانے میں حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں تھی کیونکہ یہ کام تو ہر شخص کر سکتا ہے۔

''اور قرآن شریف کی آیات بھی باواز بلند یہی پکار رہی ہیں کہ مسیح کے ایسے عجائب کاموں میں اس کو طاقت بخشی گئی تھی اور خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر ایک فرد بشر کی فطرت میں موجود ہے۔ مسیح سے اس کی کچھ خصوصیت نہیں۔''

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۰)

اب یہ قادیانی دوستوں کا اپنا کام ہے کہ وہ دیکھیں مرزا غلام احمد صاحب کو حضرت مسیح سے واقعی مماثلت ہے یا نہیں اور اگر کوئی مماثلت مرزا صاحب نے بتائی ہے تو وہ کس قدر مضحکہ خیز ہے۔

اب اگر قادیانی حضرات اس بات کے قائل ہو ہی گئے ہیں کہ حضرت مسیح اپنی طبعی عمر پوری کر کے فوت ہو گئے تھے اور احادیث میں جس ابن مریم یا عیسیٰ ابن مریم کی آمد کی خبر دی گئی ہے اس سے مراد ان کا مثیل ہے تو ان کے لئے یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ وہ بہاء اللہ کو مسیح موعود تسلیم کر لیں کیونکہ مرزا غلام احمد یا بہاء اللہ میں سے اگر وقتاً کسی کو حضرت عیسیٰؑ ابن مریم مماثلت ہے تو وہ بہاء اللہ کو ہے مرزا غلام احمد میں حضرت عیسیٰؑ سے مماثلت والی کوئی ایک بات بھی نہیں ہے۔

## خلاصہ کلام:

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ کے بارے میں تین گروہ ہیں۔ پہلے دو گروہ متضاد نقطۂ نظر رکھنے کے باوجود مسلمان ہیں۔ البتہ تیسرا گروہ خواہ مرزا غلام احمد کو مسیح مانتا ہو یا بہاء اللہ ایرانی کو مسیح مانتا ہو دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ بہائیوں نے تو اس منطقی حقیقت کو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نئے شخص کو مامور من اللہ تسلیم کر کے وہ دائرہ اسلام کے اندر نہیں رہ سکتے۔ قبول کر لیا ہے۔ اب وہ نہ تو خود کو مسلمان کہتے ہیں اور نہ اسلام سے کوئی تعلق ظاہر کرتے ہیں لیکن قادیانیوں کا معاملہ بالکل برعکس ہے۔ انہوں نے خود کو دائرہ اسلام سے باہر نکالنے کی بجائے تمام مسلمانوں ہی کو اسلام سے خارج کر دیا ہے۔

مختصر الفاظ میں تینوں گروہوں کا نقطۂ نظر اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔

(۱) حضرت عیسیٰؑ نہ تو بنفس نفیس اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے اور نہ ہی ان کا کوئی مثیل۔

(۲) حضرت عیسیٰؑ خود (نہ کہ ان کا کوئی مثیل) دوبارہ قیامت سے قبل دنیا میں تشریف لائیں گے۔

(۳) حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے تھے اس لئے خود تو دنیا میں دوبارہ تشریف نہیں لائیں گے لیکن ان کا مثیل دنیا میں آ چکا ہے۔

## قادیانیت:

میں عرض کر چکا ہوں کہ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے تین موقف ہیں اور تینوں ہی الہامی ہیں۔ ہم ان کا اعادہ کر لیتے ہیں۔

(۱) حضرت عیسیٰؑ آسمان پر چلے گئے اور قیامت سے قبل دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

(۲) حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے تھے اور اپنے وطن گلیل میں دفن ہوئے۔

(۳) حضرت عیسیٰؑ نے صلیبی فتنہ سے نجات پا کر ہجرت کی اور کشمیر کے شہر سری نگر کے محلہ خان یار میں دفن ہیں۔

یہ تینوں موقف جو ایک دوسرے سے متضاد ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف میں موجود ہیں لیکن قادیانی حضرات مرزا غلام احمد کی کتب کا مطالعہ نہیں کرتے (مجھے اپنی زندگی میں ایک قادیانی بھی ایسا نہیں ملا جس نے مرزا غلام احمد کی کسی کتاب کو مکمل پڑھا ہو) وہ صرف ''الفضل'' پڑھتے ہیں یا ان کے اجتماعات میں مرزا صاحب کی کسی کتاب کا کوئی حصہ سنا دیا جاتا ہے یا اب وہ ڈش انٹینا پر اپنے خلیفہ (مرزا طاہر) کا خطبہ سنتے ہیں۔ اس لئے بہت کم قادیانی اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کے مسئلہ پر تین مختلف موقف مرزا صاحب کی تصانیف میں موجود ہیں

چنانچہ جب کسی قادیانی کے سامنے مرزا صاحب کے یہ تینوں موقف رد دئے جاتے ہیں تو اس کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے جیسے قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ''اس پر متحیر رہ گیا وہ کافر'' (البقرہ نمبر ۲۵۸)

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں میں اس قدر راسخ تھا اور راسخ ہے کہ اس میں نقب لگانے والے کو اس امت نے کبھی برداشت نہیں کیا چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ بڑے بڑے ائمہ تلبیس بھی چند دن کی تحریک کے بعد قعر ذلت میں گر گئے۔ مرزا غلام احمد نے اپنی نبوت چلانے کے لئے تین کام کئے۔ پہلا کام شہرت حاصل کرنا۔ اس کے لئے انہیں نے اسلام کے حق میں دیگر مذاہب کے خلاف مناظرے شروع کئے۔ وہ اپنے ہر مناظرے کیلئے بڑی تعداد میں اشتہار شائع کرتے لیکن مناظرہ کرنے اور مناظرہ کے نتیجہ میں وہ کبھی بھی سنجیدہ نہیں ہوتے تھے لیکن مناظرہ کی اطلاع دور دور تک پہنچانے میں بہت اہتمام کرتے تھے۔ اس لحاظ سے انہیں دور حاضر کے پروپیگنڈہ سسٹم کا امام بھی کہا جا سکتا ہے۔ جب کچھ شہرت نصیب ہوئی تو انہوں نے پہلا دعویٰ یہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس دور میں اسلام کی خدمت کے لئے مامور کیا ہے۔ چنانچہ دوسرا کام نبوت کے مقام تک پہنچنے میں تدریج سے کام لینا۔ پہلا دعویٰ انتہائی بے ضرر جس کا کسی نے کوئی خاص نوٹس ہی نہیں لیا۔ مناظر سے مامور من اللہ۔ مجدد۔ ظلی نبی اور ۱۹۰۱ تک مکمل نبی بن گئے۔ اس تدریج کے باوجود ان کو معلوم تھا کہ یہ امت کسی نئے نبی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگی البتہ امت میں یہ خیال ضرور موجود ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں اور وہ قیامت سے قبل دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔ چنانچہ تیسرا کام انہوں نے یہ کیا کہ اپنے پہلے موقف کو تبدیل کر کے یہ موقف اختیار کیا کہ حضرت عیسیٰؑ تو فوت ہو گئے تھے ان کی جگہ ان کا مثیل آئے گا اور وہ مثیل مسیح خود مرزا صاحب ہیں۔

---

## بقیہ: ناموس رسالتؐ

عقیدت و محبت رکھنے والا ادنیٰ مسلمان بھی اگر سنت نبوی ﷺ سے اپنے چہرے کو مزین کرتا ہے تو اس پر شک کی نگاہ ڈالی جاتی ہے...... کیا یہی اسلامی ملک کے مسلم حکمران ہیں......؟ جو توہین رسالت کے مرتکب شخص کو راتوں رات فرنگی ملکوں میں پہنچا دیتے ہیں؟

عزیزان اسلام! یہ سب کچھ ہمارے جیتے جی ہو رہا ہے، اور تعجب تو اس بات پر ہے کہ ہمارے ملک میں شمع رسالت کے کروڑوں پروانوں کی موجودگی میں دشمن کی کمزور پھونکیں...... اس شمع کو بجھانے کے لئے...... طوفانوں کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے، اور ہم نے......؟ کیا کبھی اپنے گریبانوں کو جھانک کر دیکھا ہے......؟ ہم نے فرنگی تہذیب...... رچ بس رہی ہے...... ہمارے اندر بے حسی...... گھر کر چکی ہے...... اسی لئے تو...... ہم مجرمانہ تساہل کا شکار ہیں...... مصلحت پسندی اور بزدلی نے...... ہمیں چاروں طرف سے...... گھیرے میں لیا ہوا ہے...... دشمن ہمارا آقا و مولا ﷺ کے خلاف...... سرعام زبان درازی...... کر گزرتا ہے مگر ہم...... بے بسی سے ہاتھ ہی ملتے رہ جاتے ہیں...... یاد رکھئے...... ناموس رسالت ﷺ پر حملہ...... ناقابل معافی...... جرم ہی نہیں...... رب کی پکڑ کا...... سبب بھی ہے...... اگر ہم اس بدبختی کے مرتکب کو...... کیفر کردار تک...... نہ پہنچا سکے...... تو ہلاکت خیز فتنہ...... بجائے ختم ہونے کے...... اور عروج پکڑ سکتا ہے...... جو کسی بھی طرح سے...... ہمارے لئے کم ہلاکت خیز نہیں......

لہٰذا ہماری طرف سے...... حکومت کو صائب مشورہ یہ ہے کہ وہ بیرونی دباؤ سے آزاد ہو کر خالص شریعت کے مطابق...... اس اہم فتنہ کی مکمل سرکوبی کرے اور توہین رسالت ﷺ کے قانون کو مزید موثر انداز میں نافذ العمل کرے اور اس قانون کی زد میں آنے والوں کو کسی صورت معاف نہ کرے ورنہ...... فدائیان رسالت ﷺ...... اپنی جانوں پر کھیل کر...... ناموس رسالتؐ کے تحفظ کی جنگ لڑیں گے...... اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ مسلمان چاہے جیسے بھی کمزور اور گئے گزرے ہوں لیکن یہ معاملہ چونکہ انتہائی حساس ہے اس لئے تمام اندیشوں سے بے نیاز ہو کر...... وہ کچھ کر گزرتے ہیں...... جس کے متعلق...... مشرکین و منافقین محض سوچ ہی سکتے ہیں۔

(وما علینا الا البلاغ)

---

''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔'' (بقرہ ۱۵۲)

بندے کے ذکر اور اللہ تعالیٰ کے

## ذکر کی تفصیل

تم مجھ کو طاعت میں یاد کرو

میں تم کو اپنی رحمت اور مغفرت کیساتھ یاد کروں گا

تم مجھ کو مجاہدے کے ساتھ یاد کرو

میں تم کو مشاہدہ کیساتھ یاد کروں گا

تم مجھ کو دعا کے ساتھ یاد کرو

میں تم کو اجابت قبولیت دعا کے ساتھ یاد کروں گا

تم مجھ کو تذلل اور عاجزی کے ساتھ یاد کرو

میں تم کو تفضل اور اپنی فضیلت کیساتھ یاد کروں گا۔

تم مجھ کو لوگوں کی جماعت میں یاد کرو

میں تم کو فرشتوں کی جماعت میں یاد کروں گا

تم مجھ کو خوشحالی میں یاد کرو

میں تم کو تنگی اور بیماری میں یاد کروں گا

تم مجھ کو آسانی اور یسر میں یاد کرو

میں تم کو تنگی میں یاد کروں گا

تم مجھ کو زندگی میں یاد کرو

میں تم کو مرنے کے بعد یاد کروں گا

تم مجھ کو دنیا میں یاد کرو

میں تم کو آخرت میں یاد کروں گا

تم مجھ کو صدق و اخلاص کے ساتھ یاد کرو

میں تم کو ربوبیت کے ساتھ یاد کروں گا

حدیث قدسی میں آتا ہے:

''اے ابن آدم جب تو نے میرا ذکر کیا، تو نے میرا شکر ادا کیا اور جب تو نے مجھے فراموش کر دیا تو تو نے میرا کفر کیا۔''

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

''ذکر کبھی زبان سے ہوتا ہے، کبھی قلب سے اور کبھی جوارح سے۔ زبان کا ذکر تو یہ ہے کہ انسان سبحان اللہ، الحمدللہ وغیرہ کہے، قلب کا ذکر یہ ہے کہ دلائل قدرت پر غور و فکر کرے اور جوارح کا ذکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں منہمک ہو جائے۔''

(کلمۃ اللہ خان۔ لندن)

آخری قسط

خطاب مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

# دفاع پاکستان

اپنا اپنا خیال ہے بھائی کسی کو میٹھا اچھا لگتا ہے کسی کو نمکین اچھا لگتا ہے۔ میرے نزدیک لڑائی کے سترہ دنوں میں ہم مشکل میں نہیں تھے جتنے بعد میں، جب ہمارا کیس یو این او کے پاس گیا کہ اب ہم خطرے میں ہیں...... کیوں؟ اس وقت کیا تھا میدان جنگ میں؟ ہماری بہادری پر اللہ کی رحمت تھی، اور اس وقت کیا بات ہے:

''قلم در کف دشمن است''

اس وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے زیادہ رونے کی ضرورت ہے، اس وقت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے، اس وقت زیادہ چوکنے رہنے کی ضرورت ہے، حقیقت میں محمد ایوب خان نے ٹھیک کہا کہ ہماری جدوجہد ابھی ختم نہیں ہوئی، ہمارا سفر ابھی ختم نہیں ہوا، ہمارا کیس اقوام متحدہ میں چلا گیا، میں اس کی تائید کر کے کہتا ہوں کہ ہم اور مصیبت میں ہیں۔ اس لئے کہ جو کوششیں ہم نے جنگ کے دنوں میں جاری رکھی ہیں وہ ہماری جاری رہنی چاہئیں، یہ کوششیں پہلے سے زیادہ ہوگئیں تو انشاء اللہ کامیابی ہماری ہوگی۔

میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھی تھی، ترجمے کی طرف آ کر اپنے مضمون کو سمیٹتا ہوں، میرے اللہ نے چونکہ میرا اللہ پر یقین ہے اس لئے میں کسی کی بات کیوں کروں؟ میرے اللہ نے مسلمانوں کو جنگ جیتنے کا اصول بتا دیا۔ فرمایا:

''دو اصول اختیار کر لینا یا دو شرطیں پوری کر دینا، دو باتوں پر پکے رہنا تو فتح تمہاری ہوگی۔''

## حضور ﷺ کی پیشگوئی:

کوئی بات مرزائی کی غلط ہو سکتی ہے، صدر ایوب خان اس وقت ہمارے پریذیڈنٹ ہیں، وہ کوئی بات کہیں غلط ہو سکتی ہے، لیکن اللہ کی بات تو غلط نہیں ہو سکتی۔ خدا تو درکنار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جبکہ ان کے پاس فارس کے خزانے آئے تھے اور ایک میدان میں اونٹوں سے اتار کر مال کی ڈھیریاں لگوا دی تھیں، جب ان کو دیکھا تو دیکھ کر پوچھا: کون لایا ہے یہ مال؟ ایک سپاہی آیا۔ اس نے کہا: ''میں لایا ہوں'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باقی مال کہاں ہے؟ آپ ایسے پوچھ رہے تھے جیسے کہ آپ وہاں مال دیکھ کر آئے ہیں۔ اس سپاہی نے کہا اور کون سا؟ اور کوئی نہیں ہے، پھر جا کر آپ نے ساری ڈھیریوں کو دیکھا پھر فرمایا: سارا مال نہیں آیا، بتاؤ اور کہاں ہے؟ اس نے کہا؟ اس نے کہا جی میرے پاس کچھ نہیں یہی اونٹ تھے لدے ہوئے، یہ سب بیٹھے ہوئے ہیں، سامان اتار دیا بورے کھول دیئے۔ تیسری دفعہ پھر گئے اور واپس آ کر فرمایا:

''میں تجھے سچا سمجھوں یا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تیری بات پر اعتبار کروں یا اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اب تک میرے کانوں میں گونج رہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ ابن مالک کو کہا تھا سراقہ فارس فتح ہوگا اور فارس کے خزانے مدینے آئیں گے، ان میں سونے کے کنگنوں کی جوڑی ہوگی۔ جب مال غنیمت تقسیم ہوگا وہ جوڑی تیرے حصے میں آئے گی۔

فرمایا: دنیا کی بات غلط ہو سکتی ہے، میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میں غلطی نہیں ہو سکتی، بتاؤ وہ سونے کے کنگنوں کی جوڑی کہاں ہے؟''

اب وہ کانپ گیا کہ مجھ پر الزام آیا اور میں کیسے بری ہوں۔ اتنے میں ایک اونٹنی سوار آیا۔ سانڈنی اس کی اونچی آواز کر رہی تھی وہ تیز آ رہا تھا۔ وہ جلدی سے اتر کر آپ کے قریب آیا اس نے چادر اتاری اور کھول کر کے کنگنوں کی جوڑی آپ کے حوالے کر دی اور کہا باقی مال اس سے پہلے سپاہی کے سپرد ہوا تھا۔ ایک جوڑی میرے سپرد ہوئی وہ میں لے کر آیا ہوں۔

اگر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات غلط نہیں ہو سکتی اور جو غلط ہونے کا یقین کرے اس کا ایمان نہیں، تو اللہ تعالیٰ کی بات کیسے غلط ہو سکتی ہے؟

## عام مرتد اور شاتم رسولؐ میں فرق:

میں اہل سنت ہوں، اپنے عقیدے کی بات کرتا ہوں، ہمارے ہاں ہوتا ہے ایک علم فتویٰ۔ ہمارے فتویٰ کے علم میں لکھا ہے، کوئی آدمی اسلام ترک کر دے، چھوڑ دے اسے مرتد کہتے ہیں اس کی سزا بھی قتل ہے اور جو کسی نبی کو گالیاں دے اس کی سزا بھی قتل ہے، لیکن مرتد توبہ کر لے تو قتل نہیں کیا جائے گا توبہ قبول کر لی جائے گی، نبی کو گالی دے تو قتل کیا جائے گا توبہ قبول نہیں ہو سکتی، ہاں میں اپنی بات کر گیا۔

میرے اللہ نے فرمایا: جب تم دو شرطیں پوری کرو گے فتح ہوگی اگر ہم نے وہ شرطیں پوری کیں اور فتح نہ ہو تو سمجھ لینا کہ ان شرطوں میں سے ہم سے کوئی کمی رہ گئی ہے، یہ یقین رکھنا کہ اگر ہم نے دو شرطیں پوری کر دیں تو یقیناً فتح ہماری ہوگی۔ خدا کی بات غلط نہیں ہو سکتی، اگر ہم سمجھیں کہ ہم نے شرطیں پوری کیں اور فتح نہ ہوئی تو یہ نہ کہنا کہ اللہ کی بات سچی نہ ہوئی، بلکہ یہ کہنا کہ ہم سمجھے تھے کہ ہم نے شرطیں پوری کر دیں، لیکن فتح نہ ہوئی تو کوئی نہ کوئی شرطوں کے پورا کرنے میں کوتاہی ضرور ہے۔

## وہ کونسی دو شرطیں:

اے ایمان والو! اے مجھ پر یقین کرنے والو! اے میرا اعتبار کرنے والو! یعنی جو اس پر اعتبار کرے، اس کی مدد کرتے ہیں، بے اعتبار کی وہ

بھی مدد نہیں کرتے مجھ پر یقین کرنے والوں جب تمہاری دشمن کے ساتھ مڈبھیڑ ہو جائے تو پہلی بات یہ ہے کہ: فاثبتوا قدم جمائے رکھو۔ گردن کٹ جائے قدم پیچھے نہ ہٹانا، جان جائے تو جائے قدم پیچھے نہ ہٹانا، دوسری شرط یہ فرمائی واذکروا اللہ کثیرا مجھے آواز دینا۔

اس کی ایک مثال دیتا ہوں، فرض کیجئے کہ ایک منٹ کے لئے دولت دروازے سے دہلی دروازے جا رہا ہوں (ملتان کے دو دروازوں کے نام ہیں) یہ واقعہ نہیں بلکہ فرضی مثال ہے، اور جب مخدوم سجاد حسین صاحب کے مکان کے قریب پہنچا، تو سامنے سے ایک دشمن آیا، میں بوڑھا تھا، وہ طاقتور تھا، وہ میرے ساتھ لڑ پڑا، اور مخدوم صاحب کو پتہ چلا اور فرمایا خدا کے بندے میں جو اندر بیٹھا تھا، مجھے آواز کیوں نہیں دی۔

دوست کہا کرتے ہیں کہ میں اندر بیٹھا تھا مجھے آواز کیوں نہیں دی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو، ڈٹ جاؤ، دشمن سے مقابلہ کرو، طاقتور ہو تو بھی مجھے یاد رکھو اور اگر بے طاقت ہو تو ذکر اللہ مجھے یاد رکھو اور ساتھ یہ فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی عادت یہ ہے کہ اس موقعہ پر مجھے بار بار بلاؤ، وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ میرا بندہ میرے ساتھ کتنا تعلق رکھتا ہے۔ ہمسایہ ایک دفعہ ناراض ہو جائے تو کہتے ہیں کہ جانے دو، بیوی ایک دفعہ ناراض ہو جائے تو تین ماہ بلاتے رہتے ہیں بھئی ایک نے بھی نہیں کہا کہ جانے دو، یعنی جتنا کسی سے پیار ہوتا ہے اسے بار بار منایا جاتا ہے۔ تو اللہ میاں کہتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار پکارو میں دیکھوں کہ میرا بندہ میرے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہے، مجھے بار بار پکارتا ہے یا نہیں؟

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب قصہ لکھا ہے کہ:

ایک درویش رات کو تہجد پڑھتا اور صبح کو اسے اطلاع ملتی کہ تو بھی مردود اور تیری یہ عبادت بھی مردود۔ اگلے دن صبح کو پھر عبادت کرتا ہے پھر آواز آتی ہے کہ تو بھی مردود اور تیری عبادت بھی مردود۔ ہمارے جیسے مرید بھی تھے جو تہجد پڑھتے تھے، وہ ایک دن ساتھ کھڑے ہو گئے اور ان سے کہا:

حضرت جی! ساری رات تہجد پڑھتے ہو، ہمیں بھی سونے نہیں دیتے اور صبح کو آواز آتی ہے کہ تو بھی مردود اور تیری عبادت بھی مردود۔ اگر مردود ہی ہیں تو زندگی میں سو ہی لیں، دنیا میں تو آرام کر لینے دو۔

جواب دیا صوفی صاحب کیونکہ دین کی حقیقت کو صوفیاً نے سمجھا، کیا جواب دیا، اس نے کہا: "میں روٹھ کر چلا گیا تو پھر کون ہے جو میری سنے، اس کے تو بندے بہت ہیں، اس کے پوجنے والے میرا خدا کون ہے جس کو میں پوجوں، اس کے تو بہت سارے بندے موجود ہیں، اس کے دروازے پر آ جائیں گے اور میں اگر یہ دروازہ چھوڑ دوں تو کوئی اور خدا ہے جس کے دروازے پر جاؤں:

تو مجھے نہ ملے، میں تلاش کرتا رہوں گا
مانے نہ مانے، میں مناتا ہی رہوں گا

اگلی رات ہوئی پھر عبادت کی، تو صبح کو آواز آئی وہ آواز پہلے کی طرح نہ تھی، جو پہلے صبح کو آتی تھی، آج یہ آواز آئی جس کا ترجمہ یہ تھا:

قبول است گرچہ ہنر نیست است
کہ جز ماپناہے دیگر نیست است

کہ تیری آج کی عبادت ہم نے قبول کر لی ہے اور جا ہے وہ ہماری شان کے لائق نہ تھی، اس قابل نہ تھی جتنی میری ذات بلند ہے، پر مان میں نے اس لئے لی کہ تیرا یقین ہے کہ میرے بغیر تیرا کوئی نہیں۔

بھلا وہ عورت بھی عزت والی ہے جو خاوند کے پاس ہو کے نہ رہے، آج اس کے پاس کل کسی کے پاس اور پرسوں کسی اور کے پاس، اصل قیمت اس کی ہے جو ایک کے سوا کسی دوسرے کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتی۔

تو میرے اللہ میاں نے فرمایا: "واذکروا اللہ کثیرا" جنگ میں جاؤ دشمن سے مقابلہ کرو، میدان میں پاؤں جماؤ، پاؤں کٹ جائیں پیچھے نہ ہٹو اور مجھے آواز دو اور بار بار آواز دو۔

ان دو باتوں پر پاکستان نے حالیہ جنگ میں عمل کیا، بہادر شہید ہوئے بھاگے نہیں، ادنیٰ سپاہی سے لے کر ایوب خان تک، بڑے افسر سے لے کر چھوٹے افسر تک، بڑے آدمی سے لے کر چھوٹے تک، دیہات کے وہ لوگ جنہیں میدان جنگ کا پتہ ہی نہیں، بھارت کہاں ہے، کشمیر کہاں ہے؟، عورتیں رات کو مصلے پر اور بوڑھی مائیں سارا دن تسبیح پڑھتی رہیں۔ میرے بھائی یہ پولیس والے بیٹھے ہیں یہ بھی اگر وردی پہن رہے تھے تو اللہ کو کہہ رہے تھے: یا اللہ! تیری ہی لاج ہے، میں نے ان دنوں میں دو تین ضلعوں کا دورہ کیا، اس رات سے پچھلی رات تقریر کی تھی، اس سے پچھلا جمعہ میں نے یہاں نہیں پڑھا سکھر کے اے ڈی ایم صاحب نے آدمی بھیجا کہ میں ملتان کا جمعہ چھوڑ کر سکھر جاؤں، میں نے کئی مقامات کا دورہ کیا، میرا یہ یقین ہے کہ جس نے ساری عمر نماز نہیں پڑھی، لیکن اللہ کو وہ بھی یاد کرتا ہے، سپاہیوں نے مورچوں میں اللہ کو یاد کیا، افسروں نے عدالت میں خدا کو یاد کیا، سواریوں نے لاریوں میں خدا کو یاد کیا، میں نے کنڈیکٹروں اور ڈرائیوروں کو دیکھا کہ کہہ رہے تھے انشاء اللہ اسلام ہی کامیاب ہوگا کسی نے کہا: میدان جنگ میں تو بھی چلے گا؟ اس نے کہا میں بھی چلوں گا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے؟ ملک بھر میں اللہ کا ذکر تھا، اللہ کی پکار تھی، اسے آوازیں دی جا رہی تھیں، بلاتشبیہ کہتا ہوں۔

جب بچے نے کہا کہ ابا مجھے لڑکا مارتا ہے، اس نے کہا میں آیا، جب بھارت پاکستان میں آیا، پاکستانیوں نے کہا اے اللہ! بھارت امریکہ سے اسلحہ لے کر آیا ہے، خدا نے کہا میں آیا، پاکستانیوں نے جب کہا: امریکہ کے جہاز ادھر سے ہو کر آئے، اللہ میاں نے کہا فکر نہ کرو میں پہنچا، خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں یہ جو کچھ جنگ میں سامان اور قوت تھی ہمارے اختیار میں ہی نہیں تھی، ہمارے بس کی بات ہی نہیں تھی سپاہی ہمارے کھڑے تھے مگر اللہ کی مدد تھی، ان کے دلوں کو مضبوط کیا، ان کے ارادوں کو

مضبوط کیا، ان کو قوت بخشی، یہ کس کا کام تھا میرے اللہ کا، میں ان تمام شہیدوں کو جو اس جنگ میں شہید ہوئے ہیں، انہیں یہ کہتا ہوں کہ خدا کی قسم تم کامیاب ہوگئے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ اللہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا، جب اسے قتل کیا گیا تو پھر اس نے آخری بار کہا مجھے کعبے کے رب کی قسم میں کامیاب ہوگیا، وہ کامیاب ہوئے ہیں، میں ان کی ماؤں کو مبارک باد دیتا ہوں، میں ان نوجوانوں کو بیویوں کو مبارک باد دیتا ہوں اور جوان کے ہاتھ میں ہتھیار تھے ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ تمہیں مبارک ہو...... تمہیں فوج ایسی ملی کہ اللہ کے نام پر لڑ مرنے والی تھی۔

شاید آپ نے وہ بیان نہیں پڑھا، اس مائی کا جس نے کہا میں اللہ تعالیٰ کے نام پر تین بچے دیتی ہوں، اس نے یاد تازہ کی، اس نے زمانے کو دہرایا، حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے یہ کہا تھا: اپنے بچوں کو جبکہ اس کے چاروں بچے روٹی کھانے بیٹھے تھے کہا، آج جنگ ہے عیسائیوں سے تم نے سنی نہیں؟ انہوں نے کہا سنا ہے، لو جی میں اس کے تین چار جملے عرض کرتا ہوں، لکھوا لو اپنے کاغذوں پر یاد رکھئے۔

پہلی بات، خنساء رضی اللہ عنہا نے یہ کہا:

''بیٹا تمہیں میں نے آج کے دن کے لئے جنا تھا، دوسری بات یہ کہ میں نے تمہارے باپ سے کوئی خیانت نہیں کی، تیسری بات یہ کہ تمہارے ماموں کو میں نے شرمندہ نہیں کیا، اور چوتھی بات یہ کہی کہ تم چاروں صبح میدان جنگ میں بھرتی ہو جاؤ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے دشمنوں سے لڑو، اتنا لڑو اتنا لڑو کہ تم چاروں شہید ہو جاؤ تا کہ قیامت کے دن میں سر اونچا کر کے کہہ سکوں کہ میں چار شہیدوں کی ماں ہوں۔''

یہ چاروں بھائی جنگ قادسیہ میں شہید ہو گئے اور روانہ کرتے ہوئے ماں نے یہ کہا تھا کہ بیٹا میں تمہاری شہادت کی منتظر رہوں گی اور ہر وقت باوضو رہوں گی تا کہ شہادت کی خبر آئے تو نفل پڑھنے میں وضو کی وجہ سے دیر نہ لگے۔ یہ جنگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوئی تھی جب قاصد آئے اس گلی میں میدان جنگ کے حالات بتانے، اس نے کہا خنساء رضی اللہ عنہا گھر میں ہے، کہا ہاں۔ قاصد نے کہا تیرے چاروں بچے شہید ہو گئے۔ اس نے فوراً کہا اللہ تیرا شکر ہے۔ باوضو تو تھی مصلے پر چڑھ کر شکرانے کے نفل پڑھے اور کہا:

''اے اللہ! تو نے چار دیئے تھے میں نے چاروں تجھے دے دیئے، اگر تو مجھے اور دیتا تو میں اور بھی دیتی۔''

حضرات گرامی میری باتیں لمبی ہوگئی۔ ملک عزیز کی حفاظت کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ کر خداوند کریم پر توکل کر کے نکلو گے تو فتح تمہارے قدم چومے گی۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تحریر: عبدالحمید، کراچی

# اخلاص نیت

پیارے طالب علم دوستو!
السلام علیکم

تمام اعمال میں اخلاص ضروری ہے۔ طالب علم کو چاہئے کہ علم کے حاصل کرنے میں کوئی فاسد نیت اور دنیوی غرض نہ ہو۔ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اور اپنی آخرت درست کرنے کے لئے علم دین حاصل کرے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔'' ہر عمل کا بدلہ نیت پر موقوف ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جو اس کی نیت ہو اگر اچھی نیت سے خالص اللہ کے لئے اس نے وہ کام کیا ہے تب تو ثواب ہے اور اگر کوئی فاسد غرض شامل ہے تو اس کے واسطے اللہ پاک کے یہاں کچھ اجر نہیں۔

صرف اللہ کی رضا کے لئے عمل کرنے کو اخلاص کہتے ہیں، جو بھی نیک کام کرو اس نیت سے کرو کہ اس کے متعلق جو مجھے اللہ نے حکم دیا ہے۔ اس پر عمل کرکے محض اللہ کو راضی کرنا مقصود ہے، دنیا کا نفع اور شہرت اور نام و نمود مقصود نہیں ہے۔ آخرت سنور جانے کے لئے کرنا ہے اور یہ جب ہی ہوتا ہے جب نیک عمل کا ثواب مل جانے کا پورا یقین ہو اور ثواب کو کام کی چیز سمجھا جائے۔

حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اعمال نیتوں سے بنتے اور بگڑتے اور موجب عذاب یا باعث ثواب ہوتے ہیں اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہو جس کی ہجرت خود اس کی نیت میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگی تو اللہ کے نزدیک بھی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مان لی جائے گی۔ اور جس کی ہجرت خود اس کی نیت دنیا حاصل کرنے کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہوگی تو اللہ کے نزدیک بھی اس کی ہجرت اسی مقصد کے لئے سمجھی جائے گی، جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔

یہ حدیث بڑی اہم ہے، اس میں بار بار غور کرکے اپنے اعمال کا حساب لیا جائے اور اپنی نیت کو پرکھا جائے کہ فلاں عمل میں نے کس لئے کیا ہے اور فلاں کام کرنے کا باعث میری نیت میں کیا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قاعدہ کلیہ کے طور پر فرمادیا کہ اعمال کے بناؤ اور بگاڑ کا مدار نیتوں پر ہی ہے، جس کی جیسی نیت ہوگی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی نیت کے مطابق ہی اس عمل کا بدلہ ملے گا۔ عمل بظاہر کیسا ہی اچھا اور بھلا ہو اگر وہ اللہ کے لئے نہیں ہے تو مردود ہوگا اور اس پر ذرا سا بھی اجر نہیں ملے گا۔

## اخلاص کی ضرورت:

اخلاص بڑی اہم چیز ہے۔ جب تک نیت یہ نہ ہو کہ میرا عمل خالص اللہ کی رضا کے لئے ہے، اس وقت تک عمل مقبول نہیں، بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر ایک عمل میں ایک نیت دین کی ہو اور ایک دنیا کی تو اس کو اخلاص نہیں کہا جائے گا۔

جیسے روزہ رکھنے سے یہ بھی مقصود ہو کہ کھانا پکانا نہ پڑے گا اور بیماری میں پرہیز بھی رہے گا تاکہ تندرستی میں فرق نہ آئے۔ یا۔ حج کرنے سے مقصود ہو کہ وہ عبادت ہے اور اللہ کے نزدیک محبوب عمل ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی نیت ہو کہ سیر و تفریح ہوگی یا دشمنوں کی ایذاؤں سے نجات ہوگی۔

اعتکاف میں یہ نیت ہو کہ وہ عبادت بھی ہے اور اتنے دن مکان کا کرایہ بھی نہ دینا پڑے گا۔

فقیر کو اس لئے کچھ دیا کہ اس میں اجر بھی ہے اور اس کا شور و غل بھی بند ہو جائے۔

یہ سب خیالات حد اخلاص سے خارج ہیں، اخلاص اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے اور اس کا حاصل ہونا بڑا مشکل ہوتا ہے کیونکہ شیطان کا ریا کاری پر ڈالنا اور نفس کا فریب اس نعمت کو حاصل ہونے نہیں دیتا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص دنیا سے اس حال میں جدا ہو کہ خدائے وحدہ لاشریک کے لئے صاحب اخلاص تھا اور نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا تھا تو وہ اس حال میں جدا ہوا کہ خدا اس سے راضی ہے۔

حضرت ابو فراس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخلاص۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن دنیا حاضر کی جائے گی اور اس میں جو کچھ ہے خدا کے لئے ہوگا اس کو الگ کرلیا جائے گا اور باقی دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

حضرت ابو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ''وہ شخص بڑا نیک بخت ہے، جس نے اپنی تمام عمر میں ایک قدم بھی اخلاص کے ساتھ اٹھایا ہو۔''

بہر حال اخلاص سب سے اہم، اخلاص والوں پر شیطان کا داؤ نہیں چلتا اور وہ تھوڑے عمل سے بہت سی نیکیاں حاصل کرلیتے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے کہ شیطان نے مردود ہو کر جب یہ قسم کھائی کہ اے خدا! میں تمام انسانوں کو بہکاؤں گا تو اس کو یہ کہنا پڑا، مگر تیرے مخلص بندوں کو میں نہ بہکا سکوں گا جس کو اپنے اعمال کا ثواب زیادہ سے زیادہ حاصل کرنا ہو اس کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اخلاص کی کوشش کرے۔

## دکھاوے کی مذمت:

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ عمل سے اگر ذات خداوندی مقصود نہ ہوگی۔ تو دنیا کا کوئی نفع

ضرور مقصود ہوگا جو بندوں سے حاصل ہوتا ہے جیسے شہرت، جاہ، مال وغیرہ اور بندوں سے تعلق ہونے کی وجہ سے بندوں کے سامنے عمل کیا جاتا ہے کہ وہ دیکھیں جس سے شہرت ہو ان کے دلوں میں عزت و وقعت قائم ہو بزرگ جان کر ہدیہ دیں اچھے اچھے القاب سے یاد کریں وغیرہ ذالک۔

چونکہ یہ چیزیں نقد حاصل ہوتی ہیں اور آخرت کا معاملہ ادھار ہے، اس لئے اگر کوئی شخص صرف رضائے خداوندی کو مقصود بنائے تو نفس آڑے آجاتا ہے اور طرح طرح کے مکر و فریب پھیلاتا ہے، اسی وجہ سے بزرگوں نے لکھا ہے کہ ریا رذائل کے ختم ہونے کے بعد جاتا ہے اس سے نجات پانے کے لئے بڑی جدوجہد اور بڑے اہتمام کی ضرورت ہے۔

متعدد احادیث میں ریا کو شرک فرمایا گیا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''تم پر میں سب سے زیادہ شرک اصغر (چھوٹے شرک) کا خوف کرتا ہوں صحابہؓ نے عرض کیا شرک اصغر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دکھاوا''

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا اس نے شرک کیا ہے، کیونکہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس نے اللہ کی عبادت میں کسی اور کو شریک کرلیا اس لئے مشرک ہوگیا۔

ایک بار شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ کسی نے عرض کیا گیا آپ کس وجہ سے روتے ہیں؟ فرمایا ایک بات مجھے یاد آگئی جو میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، اس نے مجھے رلا دیا۔ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میں اپنی امت پر سب سے زیادہ شرک اور چھپی ہوئی شہوت کا خوف کرتا ہوں۔ یہ سن کر میں نے عرض کیا آپ کے بعد کی امت شرک کرنے لگے گی؟ فرمایا ہاں پھر فرمایا خبردار وہ سورج اور چاند کو نہ پوجیں گے اور نہ کسی پتھر اور بت کی عبادت کریں گے، لیکن اپنے اعمال کا دکھاوا کریں گے اور چھپی شہوت یہ ہوگی کہ ان میں سے ایک شخص روزہ رکھے گا پھر اس کی خواہشات میں سے کوئی خواہش پیش آجائے گی تو وہ اپنے روزے کو چھوڑ دے گا۔

### دنیا میں ذلت:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے عمل کو مشہور کرے خدا اس کو اپنی مخلوق کی مجلسوں میں برائی سے مشہور کردے گا اور اس کو ذلیل وحقیر کردے گا۔

### آخرت میں رسوائی:

حضرت ابوہند رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ جو شخص دکھاوے اور شہرت کی جگہ کھڑا ہو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو دکھائے گا کہ ریاکار ہے اور مشہور کردے گا کہ یہ شہرت کے لئے عمل کیا کرتا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے کوئی عمل ایسا کیا جس میں میرے سوا کسی غیر کو شریک کرلیا تو اس کو مع اس کے عمل کے چھوڑ دوں گا، یعنی اس عمل کا کوئی اجر نہ دوں گا، اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا: ''میں اس سے بری ہوں اور وہ عمل اسی کے لئے ہے، جس کے لئے اس نے کیا ہے۔''

یعنی قیامت کے دن جب حساب و کتاب ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا کہ جس کو دکھانے کے لئے عمل کیا تھا، اسی سے اس کا اجر بھی مانگ۔ جب کہ وہ شخص اس کو اجر نہ دے سکے گا کیونکہ وہ شخص خود اپنے حساب کتاب میں مشغول ہوگا اس لئے دکھاوا کرنے والا شخص اجر نہ ملنے کی وجہ سے دوزخ میں چلا جائے گا۔

دنیا کی شہرت اور نیک نامی کے خیال سے نماز، روزہ اور خیرات نہ کرو، اس طرح چپکے سے صدقہ کرو کہ جو کچھ سیدھے ہاتھ سے دیا ہے اس کی خبر خود تمہارے بائیں ہاتھ کو بھی نہ ہو، جن کاموں کو لوگ خالص دنیا کا کام سمجھتے ہیں تلاش کرکے اگر ان میں بھی خدا کی رضامندی کا پہلو نکال لیا جائے تو ان میں بھی ثواب ملے گا۔ اگر کھانا کھانے میں یہ نیت کرے کہ اس سے جو طاقت آئے گی تو میں اس سے اللہ کے دین کا کام کروں گا۔ وہ آخرت کے کام بھی آئے گا اور پیٹ میں بھوک کا احساس نہ ہوگا تو ایسی نیت کرنے سے کھانے میں بھی ثواب مل جائے گا، خوب سمجھ لو۔

**فائدہ:** گناہ کسی بھی نیت سے جائز نہیں ہوسکتا اور نہ نیکی بن سکتا ہے، اگر کوئی شخص اللہ کے راستے میں مال خرچ کرتا لیکن اس کے نیت دو طرف ہے اور ٹھیک نہیں ہے تو اللہ پاک دریا کو بھی قطرہ بنادے گا۔ اور ہزار کو صفر میں تبدیل کردے گا اور سونے کے پہاڑ کو مٹی کی ریت میں تبدیل کردے گا اور اگر نیت اچھی ہے تو اللہ پاک کم کو زیادہ کرنے پر بھی قادر ہے، اگر کوئی طالب علم اس لئے عالم بن رہا ہے کہ لوگ مجھ کو مولانا کہہ دے اور اللہ کی رضا مقصود نہیں ہے تو وہ اللہ کو راضی نہیں ناراض کررہا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ہم کوئی بھی نیک کام کریں خالص اللہ کی رضا کے لئے کریں۔ میرے استاد فرماتے ہیں کہ اگر تم دین کا ایک مسئلہ سیکھو گے تو ہزار نفل نماز سے افضل ہے اور قرآن کی ایک آیت سیکھو گے تو سو نفل نماز سے افضل ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے دین کا سچا عاشق اور دین پر چلنے والے لوگوں میں شامل کرے۔ اللہ پاک ہمیں نیک اور صالح بنائے اور ایک اچھا عالم بنائے اور ہم سے اپنے دین کا کام لے اور ہم سے راضی ہوجائے اور علماً صالحین میں ہمارا شمار فرمائے اور علماً سوء سے ہمیں الگ کرے اور جنت نصیب فرمائے اور جنت میں اپنا دیدار نصیب فرمائے اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

**نوٹ:** یہ اخلاص نیت صرف طالب علم ہی کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی صرف علم دین کو پانے کے لئے بلکہ ہر چھوٹا بڑا مسلمان جب بھی کوئی نیک کام کرے خواہ وہ نیک کام بڑے سے بڑا ہو (یا) چھوٹا سے چھوٹا تو اس کو چاہئے کہ اپنے اس نیک عمل میں صرف رضائے الٰہی مقصود رکھے۔ (واللہ اعلم)

تحریر: حافظ سعد شیخ، لاہور

# ناموس رسالت ﷺ پر حملہ

## عصر حاضر کا ایک مہلک فتنہ

"قیامت کے قریب فتنے اس طرح پے درپے ظاہر ہوں گے جیسے "ہار" ٹوٹنے کے بعد "دانے" یکے بعد دیگرے گرتے چلے جاتے ہیں۔"

اب یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ موجودہ دور ہی قرب قیامت کا وہی دور ہے جس کی طرف اس حدیث پاک میں اشارہ کیا گیا ہے یا ابھی اس میں کچھ وقت باقی ہے......؟ لیکن اتنی بات واضح ہے کہ موجودہ صورت حال اس قدر ابتر ہو چکی ہے، جس کے بارے میں نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو آگاہ فرمایا تھا اور چونکہ ذرائع ابلاغ کی ترقی عروج پر ہے لہذا آزادیٔ اظہار کے نام پر ہر کس و ناکس کو یہ موقع حاصل ہے کہ وہ اپنے ذہن کے تعفن زدہ جوہڑ کے گندے بخارات کو اگل کر دوسروں کے دل و دماغ کو آلودہ کر سکے۔

ذرائع ابلاغ کی تیز رفتار ترقی نے دنیا کو ایک "پیالے" میں سمو دیا ہے جس سے بنی نوع انسان ایک دوسرے کے نہایت قریب ہو چکے ہیں چنانچہ آج کل حالت یہ ہے کہ وہ نظریہ جو کسی زمانے میں پھیلتا تھا اب دنوں میں وقوع پذیر ہو کر لمحوں میں کرۂ ارض کے کونے کونے میں پہنچ جاتا ہے۔ سائنس کی اس ترقی اور ذرائع ابلاغ کی تیز رفتاری سے تمام اقوام یکساں فوائد حاصل کر سکتی تھیں لیکن المیہ یہ ہے کہ......تا حال اس میدان میں اہل باطل ہی چھائے ہوئے ہیں اور مسلمان اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو کر بھی...... معلوم نہیں کیوں......اہل باطل کے مقابل آنے سے گھبراتے یا کتراتے ہیں؟ چنانچہ باطل اقوام نے ذرائع ابلاغ پر قابض ہو کر ایک بھونچال سا برپا کیا ہوا ہے۔ ہر صبح کے دامن میں ایک نیا فتنہ طلوع ہوتا ہے اور ہر شام خطرناک فتنوں کو سمیٹنے کی کوشش میں ناکام جاتی ہے۔

اس مضمون میں جس اہم فتنہ کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے وہ مسلمانوں کے رہبر و رہنما حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے مسلمانوں کی اپنے نبی سے وابستگی میں دراڑ پیدا کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کی بے لوث محبت اور وارفتگی کی حد تک پہنچی ہوئی عقیدت کو کمزور کرنا ہے۔

حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات و کیفیات ہر مسلمان کے رگ و پے میں بسے ہوئے ہیں۔ یہ وہ کیفیات و احساسات ہیں جو دین اسلام کے ساتھ اس کے تعلق اور نسبت کا مضبوط سبب ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اخلاق اور اعلیٰ اوصاف کے اعتبار سے تمام انسانیت کے لئے رہنما اور تمام جہانوں کے لئے باعث رحمت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے لئے سراپا محسن اور مشفق ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تمام انبیأ علیہم السلام کی تعظیم و تکریم کی تلقین فرمائی اور ہر مسلمان تمام انبیأ و مرسلین پر ایمان رکھنا اور ان کی کامل تعظیم کرنا اپنے ایمان کا حصہ سمجھتا ہے، اس کے لئے ان عظیم اور بلند پایہ شخصیات کی بے ادبی یا گستاخی کا تصور بھی گناہ عظیم کی حیثیت رکھتا ہے، اور تاریخ بھی شاہد ہے کہ آج تک کسی مسلمان نے انبیأ و مرسلین کی کسی قسم کی توہین نہیں کی۔ یہ مسلمانوں کی طرف سے نہایت ہی مثالی رویہ رہا ہے لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کے دشمن اپنی دنیا و آخرت برباد کرنے سے نہیں باز آتے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کا ارتکاب کر کے اپنا ابدی ٹھکانہ جہنم بنانے سے نہیں چوکتے۔

یہ حقیقت ہے کہ ایک کلمہ گو مسلمان خواہ اعمال میں کتنا کمزور اور بدحال کیوں نہ ہو مگر اس کے دل میں حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپی ہوئی چنگاری......شعلہ بننے دیر نہیں لگاتی، یہ مسلمانوں کا طغرائے امتیاز ہے کہ اعمال کے اعتبار سے کمزور مسلمانوں نے وقت پڑنے پر ایسے حمیت اسلامی سے سرشار کارنامے دکھائے جو ان کی تاریخ کے روشن ابواب ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیائے کفر مسلمانوں کی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت کو حسد کی نگاہ سے دیکھتی ہے، ان کا چین اور سکون برباد کرنے کے لئے یہی خدشہ کافی ہے کہ مسلمان جتنے بھی دین سے دور ہو جائیں، مگر جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ رہیں گے، ان کے عشق کا دم بھرتے رہیں گے، ان کے نام پر جان نچھاور کرنے کا عزم کرتے رہیں گے......کسی بھی وقت وہ اپنے سینوں میں مخفی برق کو خوفناک طوفان میں بدل سکتے ہیں۔ لہذا اس بچی کھچی محبت کا اثر زائل کرنے کے لئے دشمنان اسلام نے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبیح جسارت کا از سر نو آغاز کیا، کیونکہ دور نبوی سے لے کر اب تک سینکڑوں کذاب نبوت اس گستاخی کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ اگرچہ ہر دور میں مسلمانوں نے غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی کا بے مثال مظاہرہ کرتے ہوئے ایسے شیطانوں کو عبرت کا نشان بنایا مگر اب بھی کم ظرف دشمن کی طرف سے توہین رسالت کی ناپاک جسارتیں جاری ہیں۔

پاکستان میں "توہین رسالت" کے ناقابل معافی جرم کو روکنے کے لئے جو قانون بنایا گیا ہے اس کے خلاف بھی بہت سی ناپاک زبانیں برابر بول رہی ہیں۔ حتیٰ کہ ایک رپورٹ کے مطابق کراچی میں ایک فرضی تنظیم "آل فیتھ اپ چول موومنٹ" کا ڈھانچہ کھڑا کر کے اس قانون کے خلاف جلوس بھی نکالا جا چکا ہے، اس نام نہاد تنظیم کی طرف سے شہر کی دیواروں پر چاکنگ بھی ہو رہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ پاکستان کے چودہ کروڑ اور دنیا بھر کے سوا ارب سے زیادہ مسلمانوں کی لازوال عقیدت اور والہانہ محبت کے مرکز و محور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا بدبخت ہمدردی اور چھوٹ کا مستحق کیوں......؟ اور ایک ایسے ملک کے حساس شہر میں یہ جسارت علی الاعلان ہو......جس کی بنیاد ہی لاالٰہ الااللہ اور محمد رسول اللہ پر رکھی گئی ہو......تو محب وطن اور قانون کے محافظ حکمرانوں کی ایجنسیاں حرکت میں کیوں نہیں آتیں......؟ جبکہ حضور علیہ السلام سے دلی

ابو سعد

# قادیانی مسئلہ سے تغافل کیوں؟

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں نے ۲۹/مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس میں سفر کرنے والے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے نہتے طلبا پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں پورے ملک میں ختم نبوت کی تحریک اٹھ کھڑی ہوئی۔ کہتے کہ: "گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو وہ شہر کا رخ کرتا ہے۔" ۲۹/مئی سے پہلے قادیانی دندناتے پھرتے تھے، ان کی تبلیغ عام تھی وہ کھلے عام جلسے کرتے اور لٹریچر تقسیم کرتے تھے اگر کسی مسلمان نے انہیں روکا تو انتظامیہ قادیانیوں کا ساتھ دیتی تھی، لیکن ۲۹/مئی کے بعد ملک گیر تحریک چلی تمام مکاتب فکر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئے۔ پرامن جلسے ہوئے، جلوس نکالے گئے۔ آخر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو ۲۹/مئی کو رونما ہونے والے واقعہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ قادیانی، مسلمانوں کی صف سے نکال کر چوہڑے، چماروں اور بھنگیوں کی صف میں کھڑے کر دیئے گئے۔ یہ فیصلہ قومی اسمبلی کے ذریعے ہوا اور قادیانی پیشوا مرزا ناصر کو کھلی اجازت دی گئی کہ اس کے ترکش میں جتنے تیر ہیں (یعنی دلائل ہیں) وہ چھوڑے لیکن اس نے وہاں منہ کی کھائی۔ علماء کرام کے دندان شکن دلائل کی تاب نہ لاتے ہوئے چاروں شانے چت ہو گیا اور "ان الباطل کان زھوقا" کا منظر ممبران اسمبلی نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ تاہم جیسا کہ مشہور ہے کہ: "ڈھاک کے وہی تین پات، چوتھے کی آس نہیں۔"

مرزا ناصر سمیت تمام مرزائی ضد، ہٹ دھرمی اور بے شرمی پر اتر آئے اور اشتعال انگیزی کرنے لگے، بہت سے مقامات پر قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی، کلمہ طیبہ پر غاصبانہ قبضہ کرنے کی کوشش کی گئی، اپنے ارتداد زدہ ناپاک جسموں پر کلمہ طیبہ لگا کر سرعام گھومتے اور نہ صرف مسلمانوں کو اشتعال دلاتے بلکہ پیشاب کرتے وقت کلمہ طیبہ بھی نہیں اتارتے تھے، جس سے کلمہ طیبہ کی توہین ہوتی تھی۔ جو مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت تھی، حتیٰ کہ قادیانیوں نے بہت سے مسلمانوں کو شہید بھی کیا۔

۱۹۸۴ء کی تحریک چلی، جس کے بعد صدر ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈی ننس نافذ کیا۔ اس آرڈی ننس کے ذریعے انہیں اسلامی اصطلاحات و شعائر کے استعمال سے روک دیا گیا، لیکن قادیانی پھر بھی اپنی ذلیل اور کمینہ حرکتوں سے باز نہیں آئے اور اشتعال انگیز حرکتوں میں مزید شدت پیدا کر دی۔ دوسری طرف وہ عدالتوں میں بھی پہنچ گئے بصرف اس وجہ سے کہ شاید عدالتیں ہماری اشتعال انگیز حرکتوں کو جائز قرار دے دیں گی لیکن انہیں عدالتی محاذ پر بھی شدید پسپائی ہوئی اور ذلت اٹھانا پڑی۔

امتناع قادیانیت آرڈی ننس کو چیلنج کیا تھا۔ اس پر قادیانیوں نے اپنی تمام تر طاقت جھونک دی، جعل سازی پر مبنی ایک پمفلٹ شائع کر کے عدالت عالیہ اور مسلمانوں میں بدگمانی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی، دوسری طرف جب عدالت عالیہ نے فیصلہ محفوظ کرلیا تو قادیانیوں کے بھگوڑے اور بزدل لیڈر مرزا طاہر نے اپنے لندن کے ارتداد گھر میں ایسے بیانات دیئے جو توہین عدالت کے زمرے میں بھی آتے تھے اور وہ اپنی نام نہاد خلافت اور ماموریت کی دھونس جما کر فیصلہ پر اثر انداز ہونا بھی چاہتا تھا لیکن۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اس کی نام نہاد خلافت اور ماموریت کا گھروندہ چکنا چور ہو گیا، تمام پیشگوئیاں دھری کی دھری رہ گئیں اور اس نے اپنی پاکستان آمد کی جس طرح خوشخبری سنائی تھی وہ شیخ چلی کی کہانی ثابت ہوئی۔ اب اسے چاہئے کہ شرم کے مارے ڈوب مرے۔ اگر خود ڈوب کر مرنے میں جھجک محسوس کرتا ہو تو یہ خدمت ختم نبوت کے جیالے انجام دینے کے لئے تیار ہیں، ہمیں اس پر فخر ہوگا۔

مرزا طاہر کی لن ترانیوں، ہفوات و بکواسات پر ہم متعدد بار تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ اب یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ عدالت عالیہ کا فیصلہ قادیانیوں کے خلاف صادر ہو چکا ہے۔ قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ امتناع قادیانیت آرڈی ننس کی رو سے شریفانہ طریقے کے ساتھ شعائر اسلامی اور اسلامی اصطلاحات کا استعمال ترک کر دیں، اپنے ارتداد خانوں کا (عبادت خانوں) کا رخ قادیان کی طرف پھیر لیں، مساجد کے ساتھ مشابہت ختم کر دیں، مسلمانوں کے کلمہ طیبہ پر غاصبانہ قبضہ جمانے کا خیال دل سے نکال دیں بلکہ ہم تو صاف اور واضح لفظوں میں کہیں گے کہ ان کے لئے صحیح راستہ یہی ہے کہ:

(۱)...... مسلمان ہو جائیں اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیج دیں۔

(۲)...... یا اپنی اقلیتی حیثیت کو تسلیم کر لیں اور ملکی قانون و آئین اور عدالتی فیصلوں کو قبول کرتے ہوئے اشتعال انگیز حرکتیں بند کر دیں۔

(۳)...... اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو پھر یہ ملک چھوڑ کر مرزا طاہر کے پاس برطانیہ چلے جائیں۔

(۴)...... مرزائی اگر ایسا نہیں کرتے اور اشتعال انگیزیوں سے باز نہیں آتے تو وہ کان کھول کر سن لیں کہ مرزائیت کے دن گنے جا چکے ہیں، اب ان کا صرف ایک ہی علاج رہ جاتا ہے اور وہ ہے: "الجہاد، الجہاد اور الجہاد۔"

ہماری اطلاع کے مطابق مرزائیوں کی ارتدادی سرگرمیاں روز افزوں تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہیں۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے قادیانی شکست خوردہ بھیڑیے کی طرح بے بس نظر آتے تھے اور وہ ایک حد تک پاکستان میں اپنی ارتدادی سرگرمیوں کے پنپنے سے مایوس ہو گئے تھے۔ مرزا طاہر کا پاکستان سے بھاگ جانا بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ مگر افسوس کہ:

مرزائیوں کی اسلام دشمنی، ملک دشمنی اور ان کی انتقامی کارروائیوں سے صرف نظر کر لیا گیا۔ پاکستان میں قادیانیت کی مثال زخم خوردہ سانپ کی سی ہے۔ انتظامیہ نے جب اس رس گھولنے والے زخمی سانپ کا کوئی خاطر خواہ نوٹس نہ لیا اور آرڈی ننس کے نفاذ کے بعد سرد مہری کا مظاہرہ کیا تو مرزائیوں کے دلوں میں دہشت گردی کے الہام ہونے لگے، اور ان کا ملہم انہیں اغوا اور قتل کی نئی نئی تدابیر القا کرنے لگا اور مرزائی اسے "زندہ قوم کا ابھار" سمجھ بیٹھے، اسی لئے اب وہ پہلے سے کہیں زیادہ مسلح ہو کر دہشت گردی کے میدان میں اتر رہے ہیں۔

قادیانی غنڈہ گردی کا ایک اور ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

"سینٹرل انسٹیٹیوٹ آف آرٹس اینڈ کرافٹ ایم آر کیانی روڈ کراچی میں قادیانیوں نے ایک قادیانی خاتون کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ میں مصروف ہے اور طالبات میں کھلے عام قادیانیت کے فروغ کے لئے شب و روز اکارت کررہی ہے۔ اسی طرح قادیانی خاتون مختلف بہانوں سے قادیانی مردوں کو بھی ادارے میں لاتی ہے۔ اس طرح ملک کے دیگر شہروں میں فنی تعلیمات کے بہانے قادیانیت کی تبلیغ کی اطلاعات موصول ہورہی ہیں۔

یوں محسوس ہوتا ہے کہ قادیانی ملک وملت پر ایک اور کاری ضرب لگانے کی سوچ رہے ہیں، عقل ودانش کا تقاضا یہ ہے کہ صدر مملکت اور ان کی انتظامیہ قادیانی مسئلہ کو تغافل کی نذر نہ کریں، ورنہ ملک وملت کے حق میں اس کے نتائج ہولناک ہوسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل امور پر فوری اقدام کی ضرورت ہے:

☆...... قادیانی معابد میں بہت سی جگہ اب بھی اذان ہوتی ہے یہ نہ صرف اسلامی شعائر کی توہین ہے بلکہ ملکی قانون کی بھی تضحیک ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اس کا احساس دلایا جائے۔

☆...... قادیانی معابد میں کلمہ طیبہ اور دیگر اسلامی علامات و شعائر بدستور چسپاں ہیں۔ اس کی تفتیش کرائی جائے۔

☆...... چناب نگر (ربوہ) سے کراچی تک قادیانی مراکز میں وافر مقدار میں اسلحہ موجود ہے۔ ان کے مراکز پر چھاپہ مار کر اسلحہ ضبط کیا جائے۔

☆...... قادیانی اخبارات و رسائل اب بھی بزعم خود اپنی "اسلامیت" کا مظاہرہ کررہے ہیں، ان کے اجازت نامے منسوخ کئے جائیں۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کا لٹریچر، جو سراسر کفر وارتداد کا پلندہ ہے اسے ضبط کیا جائے۔

الغرض قادیانی اپنے گھناؤنے، سازشی منصوبہ کو پروان چڑھانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ قادیانی سازشوں کا سراغ لگا کر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہو۔ اسی کے ساتھ ہی مرزائی امت کی خدمت میں بھی خیر خواہانہ گزارش کی جاتی ہے کہ وہ ۱۹۷۴ء کی ذلت آمیز شکست سے عبرت حاصل کرتے ہوئے اس قسم کے غلط اقدام سے گریز کریں اور اپنی تاریخ کو نہ دہرائیں، ورنہ وقت بتائے گا کہ یہ عزائم خود ان ہی کے حق میں کس قدر سنگینی کے موجب ہوں گے۔

# زرد چہرہ ہوگیا ملت کے ہر غدار کا

**سید امین گیلانی**

آؤ لہرائیں فضاؤں میں علم احرار کا
وقت پھر طالب ہوا قربانی و ایثار کا

پھر یہ دیوانے کریں گے بے نقاب اس خوف سے
زرد چہرہ ہوگیا ملت کے ہر غدار کا

حق پرستوں کی نگاہوں میں ہیں پنہاں بجلیاں
راست بازوں کی زباں میں ہے اثر تلوار کا

پھر اسی دھن میں چلیں ہم بے نیاز مرگ و زیست
نعرۂ حق لب پہ ہو نظروں میں تختہ دار کا

بے سروساماں سہی، باطل سے کیوں گھبرائیں ہم
حق ہمارے ساتھ ہے، کیا ڈر ہمیں اشرار کا

وقت نازک ہے اٹھو اے جاں فروشان وطن
رخ بدلنا ہے ہمیں حالات کی رفتار کا

سرور کونینؐ سے ہے سر کا سودا ہوچکا
ہم نہ پوچھیں گے امین کیا بھاؤ ہے بازار کا

## کذاب یمامہ سے کذاب قادیان تک

نثار احمد خان فتحی

# اسود عنسی

یہ شخص یمن کا باشندہ تھا۔ شعبدہ بازی اور کہانت میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا اور اس زمانے میں یہی دو چیزیں کسی کے باکمال ہونے کی دلیل سمجھی جاتی تھیں۔ اس کا لقب ذوالحمار بھی بتایا جاتا ہے، اس کے پاس ایک سدھایا ہوا گدھا تھا یہ جب اس کو کہتا خدا کو سجدہ کرو تو وہ فوراً سربسجود ہو جاتا، اسی طرح جب بیٹھنے کو کہتا تو بیٹھ جاتا اور جب کھڑا ہونے کے لئے کہتا تو سروقد کھڑا ہو جاتا تھا۔ نجران کے لوگوں نے جب اسود کے دعوائے نبوت کو سنا تو امتحان کی غرض سے اس کو اپنے ہاں مدعو کیا۔ یہ لوگ اس کی چکنی چپڑی باتوں اور مختلف شعبدوں سے متاثر ہو کر اس کے ہم نوا ہو گئے۔

### اسود عنسی کا پورے یمن پر قبضہ اور صحابہ کی پریشانی:

اسود نے دعوائے نبوت کے بعد آہستہ آہستہ اپنی طاقت بڑھانا شروع کی اور سب سے پہلے اہل نجران کو اپنا معتقد بنا کر نجران پر فوج کشی کر کے عمرو بن حزم اور خالد بن سعید بن عاص کو وہاں سے بے دخل کر دیا، پھر بتدریج دوسرے علاقوں کو فتح کرتا ہوا تھوڑے ہی عرصے میں پورے ملک یمن کا بلاشرکت غیرے مالک بن بیٹھا اسود کی ان فتوحات سے متاثر ہو کر اکثر اہل یمن اسلام سے منحرف ہو کر اسود کی جھوٹی اور خود ساختہ نبوت پر ایمان لے آئے۔

عمرو بن حزم اور خالد بن سعید نے مدینہ منورہ پہنچ کر سارے واقعات اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے بعض سرداروں کو اہل نجران کو اسود کے خلاف جہاد کے لئے لکھا چنانچہ یہ لوگ آپس میں رابطہ قائم کر کے اسود کے خلاف متحد ہو گئے۔

### اسود عنسی کا قتل:

اسود عنسی نے یمن کے شہر صنعا پر فتح پانے کے بعد اس کے مسلمان حاکم شیر بن باذان کی بیوی آزاد کو جبراً اپنے گھر میں ڈال لیا تھا، اس لئے وہ عورت اس سے سخت نفرت کرنے لگی تھی۔ ادھر اس عورت کا عم زاد بھائی فیروز دیلمی جو شاہ حبشہ کا بھانجہ تھا آزاد کو اسود کے پنجہ استبداد سے نجات دلانے اور اس سے اس کا انتقام لینے کے لئے موقع کا منتظر تھا۔ اسی دوران رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیغام اہل یمن کے نام آیا جس میں حکم تھا کہ اسود کی سرکوبی کی جائے۔ اس پیغام سے مسلمان بہت خوش ہوئے اور اسود کے خلاف لشکر کشی کے بجائے اس کے محل میں گھس کر اس کو قتل کرنے کے منصوبے بنائے جانے لگے۔

فیروز دیلمی اپنے عم زاد بہن آزاد سے ملا اور اس سے کہا کہ تم جانتی ہو کہ اسود تمہارے والد اور شوہر کا قاتل ہے اور اس نے تمہیں جبراً اپنے گھر میں ڈال رکھا ہے، میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح اسے ٹھکانے لگا دیا جائے، اس میں تم ہماری مدد کرو۔ آزاد نے یقین دلایا کہ وہ ہر طرح اسود کے قتل میں فیروز کی مدد کرے گی۔ چنانچہ کچھ روز کے بعد آزاد نے فیروز اور اس کے ساتھیوں کو بتایا کہ اسود کے محل میں ہر جگہ چوکی اور پہرہ ہے، اور وہ سخت محتاط ہو گیا ہے اور ہر شخص کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ البتہ اگر تم محل کے عقب سے نقب لگا سکو تو وہاں تمہیں کوئی نہیں دیکھ سکے گا۔ میں ایک چراغ روشن کر دوں گی اور اسلحہ بھی تم کو وہیں مل جائے گا۔

شام ہوتے ہی اس منصوبے پر عمل شروع ہوا اور فیروز اپنے ساتھیوں کے ساتھ نقب لگا کر اسود کے کمرہ تک پہنچ گیا دیکھا کہ اسود زور زور سے خراٹے لے رہا ہے اور آزاد اس کے قریب بیٹھی ہوئی ہے ابھی فیروز دو قدم اندر آیا ہو گا کہ اسود کے موکل شیطان نے فوراً اس کو جگا دیا وہ فیروز کو دیکھ کر بولا کیا کام ہے جو تو اس وقت یہاں آیا ہے؟ فیروز نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ایک جست لگائی اور اسود کی گردن پکڑ کر اس زور سے مروڑی جیسے دھوبی کپڑے نچوڑتے وقت کپڑے کو بل دیتا ہے۔ اسود کے منہ سے اس طرح خرخر کی آواز آنے لگی جیسے کوئی بیل ڈکارتا ہو، محل کے پہرے دار یہ آواز سن کر اس کے کمرے کی طرف دوڑے تو آزاد نے آگے بڑھ کر انہیں روک دیا اور کہنے لگی خاموش رہو تمہارے پیغمبر پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ اس پر سب لوگ خاموش ہو کر چلے گئے۔

فیروز نے باہر نکل کر اسود کے قتل کی خبر سنائی اور فجر کی اذان میں موذن نے اشھد ان محمد رسول اللہ کے بعد یہ الفاظ بھی کہے اشھد ان عبھلہ کذاب۔

### یمن کی فضا پر دوبارہ اسلامی پرچم:

اسود کے قتل کے بعد جب مسلمانوں کا قرار واقعی تسلط ہو گیا تو اسود کے لوگ صنعا اور نجران کے درمیان صحرانوردی اور بادیہ پیمائی کی نذر ہو گئے اور صنعا اور نجران اہل ارتداد کے وجود سے پاک ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکام دوبارہ اپنے اپنے علاقوں میں بحال کر دیئے گئے۔ صنعا کی امارت پر حضرت معاذ بن جبلؓ کا تقرر کیا گیا۔

اس قضیہ سے فارغ ہو کر ایک قاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا گیا حالانکہ حضور علیہ السلام کو یہ واقعہ بذریعہ وحی معلوم ہو چکا تھا، چنانچہ آپ نے علی الصبح صحابہؓ سے فرمایا آج رات اسود مارا گیا۔ صحابہؓ نے دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسود کس کے ہاتھوں ہلاک ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان کے ہاتھ سے جو ایک بابرکت خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اس کا نام کیا ہے؟ فرمایا: ''فیروز'' چند دن کے بعد جب یمن کا قاصد اسود کے مارے جانے کی خبر... لے کر مدینہ منورہ پہنچا تو آنحضور علیہ التحیۃ والسلام رحمت الٰہی کی آغوش میں استراحت فرما چکے تھے۔

☆☆..................☆☆

تحریر: ابوعادل، ابوظہبی

# عریانیت کا سیلاب کون روکے؟

دنیا میں ترقی کی رفتار جتنی تیزی سے ہو رہی ہے۔ اتنی ہی تیزی کے ساتھ شرم و حیا اور اسلامی تہذیب کا شجر مرجھا رہا ہے، اور بے حیائی کا پودا روز بروز جڑیں مضبوط کر رہا ہے۔ جس طرح آج کل ہمارے وطن میں ہمارے معاشرہ میں اس رواج کو اجاگر کیا جا رہا ہے، باضمیر و حیا دار انسان کی برداشت سے باہر ہے۔ یہ چند سالوں سے دیکھا جائے کہ ہمارے وطن کی میڈیا خصوصاً اور عالمی میڈیا عموماً اس تہذیب کو ترقی پسند ملکوں میں رواج دینے کی بے حد جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس تہذیب فرنگی کو ہمارا معاشرہ اتنی تیزی سے اپنا رہا ہے کہ اگر اس تیز وتند بے حیائی کے سیلاب کو ہمارے غیور و باشعور عوام اپنے ضمیر و حیا کی بند نہ باندھے تو یہ سیلاب ہمارے معاشرہ کی لباس کو بہا کر لے جائے گا۔

اس تہذیب فرنگی کو ہمارے یہاں کچھ پرستار ہوس زر، خوش تمدن، نئے فیشن کے متوالے لوگ اپنا رہے ہیں۔ جنہوں نے اپنے خوبصورت داڑھی، بالوں کو کٹوا کر اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے کو بے نور و بدنما اور بدصورت بنایا۔ آج کل ہمارے ٹی وی پر ایسے پروگرام اور ڈرامیں دکھائے جا رہے ہیں، جہاں ہمارے معاشرے کی عورتوں کو مظلوم اور ان پر گھریلو ظلم و تشدد کیا جاتا ہے۔ اس طرح دنیا پر ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں عورت بے بس اور بے داد و فریاد مظلوم و معصوم ہے، لیکن اس کے دوسرے رخ کو نہیں دکھایا جاتا کہ جہاں عورت کی عزت و ناموس محفوظ اپنے گھر میں اپنے بچوں اور شوہر کے ساتھ باعزت و آبرو اور پرسکون زندگی گزار رہی ہے۔ دراصل مغربی معاشرہ خود بگڑا ہوا ہے۔ وہاں عورتوں کی کوئی عزت و قدر نہیں، انہوں نے اس طرح کی عریانیت اپنائی۔ بس اپنی شرم و حیا کا جنازہ نکال لینے کے بعد وہ ہمارے معاشرے کی عورتوں کی چادر و چاردیواری کی عزت و حیا اور ناموس کی زندگی راس نہیں آتی وہ چاہتے ہیں کہ:

''مشرقی عورتیں بھی ان کی عورتوں کی طرح عریانیت کو اپناتے ہوئے مردوں کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا کریں، افسوں میں کام کریں، ریستوران اور فائیو اسٹار ہوٹلوں میں کام کریں تاکہ بے حیائی عام ہو، ستر و پردہ ختم ہو ویسے بھی ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف انٹرنیشنل منریٹی فنڈ نے ان ترقی پسند ملکوں کو اپنے پروگراموں میں لپیٹ کر قرضوں میں اس طرح جکڑا ہوا ہے، اور چاہتے ہیں کہ ان ملکوں کی معیشت تباہ ہو، غربت و بیروزگاری عام ہو، جہاں مرد منشیات و جرائم میں الجھے اور عورتیں مجبور ہو کر چادر چاردیواری کو ترک کر کے باہر کام کے لئے معاش کی تلاش کو نکلے۔''

میڈیا کے ذریعہ، یومیہ، جرائد، ہفتہ وار مجلہ و کتب کے ذریعہ غیر مسلم تنظیمیں اس کام کے لئے پانی کی طرح پیسہ بہا رہی ہیں اور ہر اس شخص کو قبول کر رہے ہیں جو ان کی شاگردی میں اپنے معاشرے میں بگاڑ پیدا کریں، پروپیگنڈہ اخبار و رسائل کسی بھی ذریعہ سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ مشرقی معاشرہ میں عریانیت عام ہو۔ ہمارے علماً کرام اپنے تبلیغ، درس اسلامی میں مزید سرگرم رہیں، خصوصاً مدارس اسلامی للبنات میں اسلامی تعلیمات پر زیادہ سے زیادہ جدوجہد کریں تاکہ عریانیت و بے حیائی کے سیلاب کو پاکستان میں روکا جا سکے، حکمرانوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسی تہذیب کے پھیلاؤ کے تمام راستے بند کریں۔

☆☆..................☆☆

## قادیانیت سے لاتعلقی کا اعلان:

جناب جاوید اقبال خان ڈاکٹر ہومیو پیتھی کا پورا خاندان ماں، باپ، بہن، بھائی قادیانی ہیں۔ خود بھی قادیانیت جماعت کی مختلف تنظیموں کے عہدوں پر رہا اور قادیانیت کا پر جوش داعی تھا۔ قدرت حق نے دستگیری فرمائی، قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کیا، اب وہ عقیدہ ختم نبوت کے بے لوث مبلغ ہیں، ذیل کی تحریر انہوں نے خاص و عام کی اطلاع کے لئے لکھ کر دی ہے:

واضح ہو کہ جاوید اقبال ولد ڈاکٹر اقبال احمد خان ذات: پٹھان، پیشہ: ہومیو ڈاکٹر، عمر ۴۰ سال، ساکن: مکان نمبر ۱۲/۱۳۶ محلہ دوسے والا ڈیرہ غازی خان روڈ مظفر گڑھ شہر تحصیل و ضلع مظفر گڑھ قومی شناختی کارڈ نمبر ۰۴۲۰۲۶-۸۸-۳۱۵ کا ہوں۔

میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ میں ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہوں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری رسول اور خاتم النبیین ہونے پر کامل یقین رکھتا ہوں۔

میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ میرے والدین اور بھائی، بہن مرزائی، قادیانی ہیں مگر میرا اب اپنے والدین اور بھائی، بہن کے عقائد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں انہیں دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور ان کے عقائد سے لاتعلقی اور بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔

میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ میں اسلامی عقائد اور تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی بسر کر رہا ہوں اور میرا حتمی فیصلہ ہے کہ میری وفات کے بعد میری تجہیز و تکفین اور تدفین اسلامی تعلیمات کے مطابق اور مسلمان بھائیوں کے ہاتھ سے ہو۔ میری تجہیز و تکفین اور تدفین ہرگز مرزائیت، قادیانیت کے طور طریقوں کے مطابق نہ ہو اور نہ مرزائیوں، قادیانیوں کے ہاتھ سے ہو اور نہ ہی اس عمل میں کوئی مرزائی، قادیانی شامل ہو۔ حلفاً بیان کرتا ہوں کہ خلاف کا مندرجہ بالا بیان حلفی میرے علم و یقین سے بالکل درست ہے اور کوئی امر پوشیدہ نہیں رکھا گیا ہے۔

# مولانا محمد قاسم شجاع آبادی کا تبلیغی دورہ بھاولنگر

بھاولنگر (رپورٹ: مولانا سعید احمد) مولانا محمد قاسم شجاع آبادی نے چشتیاں، ہارون آباد، فقیر آباد، منڈی صادق گنج کا دورہ کیا۔ جامع مسجد عثمانیہ فقیر آباد میں خطاب کرتے ہوئے مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ: مسئلہ ختم نبوت دین کی بنیاد ہے، اس کے علاوہ کسی مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہے۔ مولانا نے کہا کہ اس مسئلہ کے حل کے لئے ہزاروں مسلمانوں نے اپنے سینوں میں گولیاں کھائیں، مگر عقیدۂ ختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دی، جب بھی کسی گستاخ رسول نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی تو چشم فلک نے دیکھا کہ اس گستاخ رسول کا انجام کیا ہوا؟ جہاں گستاخ رسول کو کیفر کردار تک پہنچانے والے شمع رسالت کے پروانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دیا، وہاں شاتم رسول کو بچانے کے لئے نام نہاد مسلمانوں نے اعلیٰ حکام تک سفارشیں کیں، جس کی مثال موجودہ دور میں وفاقی وزیر عمر اصغر نے شاتم رسول یوسف کذاب کی سزا موت کی کمی کی سفارش کی۔ ان کو سمجھ لینا چاہئے کہ دشمن رسول کو خدا تعالیٰ پکڑتے ہیں تو پھر چھوڑا کوئی نہیں سکتا۔ مولانا شجاع آبادی نے جامع مسجد رحمت منڈی صادق گنج میں جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پیر طریقت رہبر شریعت لاکھوں مسلمانوں کی روحانی اصلاح کرنے والے اللہ کے ولی حضرت اقدس حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے گھر پولیس کا چھاپہ حکومت وقت کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جناب صدر پاکستان محمد رفیق تارڑ صاحب کو چاہئے تھا کہ وہ کرسیٔ صدارت پر بیٹھنے کے لائق نہیں رہے، جناب جنرل پرویز مشرف اس بات کا جواب دیں کہ حضرت اقدس دامت برکاتہم کے گھر کس جرم کی پاداش میں چھاپہ مارا گیا؟ ملک میں رشوت کے اڈے، زنا کے اڈے، شراب کے اڈے، کیبل نیٹ ورک کے ذریعے پھیلائی جانے والی فحاشی عریانی اور بے حیائی کے اڈے پر بھی کبھی پولیس نے چھاپہ مارا ہے؟ مولانا محمد قاسم شجاع آبادی نے کہا کہ صدر صاحب اور جنرل پرویز مشرف پر جب خدا کی طرف سے گرفت آئی تو ان کے انجام کو دیکھ کر دنیا عبرت پکڑے گی۔ یہ کرسیاں بے وفا ہیں، ایک دن خدا کی عدالت میں پیش ہونا ہے، جہاں ظلم کے حق میں کسی کی سفارش نہیں چلے گی۔ مولانا شجاع آبادی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھاولنگر کی طرف اس واقعہ کی بھرپور مذمت کی۔ مولانا موصوف نے جامع مسجد یوسفیہ مدنی کالونی بھاولنگر میں خطاب کرتے ہوئے مرزائیت کو للکارا اور مرزائیت کے نامور وکلا جن کی کوٹھیاں مسجد کے قریب ہیں ان کو مخاطب کر کے کہا کہ: تمہارے مرزا کی کتابوں سے حوالہ جات پیش کر رہا ہوں یہ کفر اگر تمہارے مرزا کی کتابوں میں نہیں ہے تو تردید کرو کہ مرزا نے شراب نہیں پی، مرزا نے زنا نہیں کیا، مرزا نے افیون نہیں کھائی، مرزا نے غیر محرم عورتیں سے جسم نہیں دبوایا، مرزا نے جھوٹ نہیں بولا، مرزا کی پوری زندگی اور تمام کتابیں جھوٹ، دجل و فریب اور کفر سے کس طرح خالی ہیں، تمہارے مرزا نے کتابوں میں لکھا ہے: ''میں زندہ کرنے اور مارنے والا ہوں۔'' (نعوذ باللہ)

مرزائیو! تم بتاؤ کہ تمہارے اس گرو نے زندہ کرنے اور مارنے کا دعویٰ کیا ہے، اپنے آپ کو موت سے کیوں نہیں بچا سکا، انکار کرو اس بات کا کہ مرزا ہیضہ کی بیماری سے نہیں مرا، اور مرتے وقت اس کے دونوں راستوں سے غلاظت نہیں نکل رہی تھی؟

افسوس ہے تم پر کہ اس شخص کے پیچھے لگ کر جہنم کا ایندھن بن رہے ہو۔ اگر میرے حوالہ جات غلط ہیں تو جاؤ عدالت میں کیس کر دو نہیں تو مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو جاؤ۔

## پاکستان میں علماء کرام کی توہین ناقابل برداشت ہے، ڈاکٹر دین محمد فریدی

سکھر (نمائندہ خصوصی) کلیدی اسامیوں پر فائز غیر مسلم خاص کر قادیانی، علماء کرام اور حکومت کو لڑا کر ملک میں انتشار پھیلانا چاہتے ہیں۔

سید نفیس شاہ صاحب کے گھر پر پولیس چھاپے کی زبردست مذمت کی گئی۔ سکھر شہر کی جامع مسجد عمر فاروق میں مولانا محمد عبداللہ، جامع مسجد امیر حمزہ میں مفتی حفیظ اللہ، جامع مسجد فاروقیہ میں مولانا عبدالملک، جامعہ رشیدیہ میں ماسٹر طارق، جامع مسجد رحمت میں ڈاکٹر دین محمد فریدی، جامع مسجد ریلوے اسٹیشن میں مولانا قاری یٰسین اور دوسرے احباب ختم نبوت نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ شاہ صاحب دامت برکاتہم کے خلاف غلط کارروائی کا فوری نوٹس لے اور جن پولیس افیسران نے یہ ناروا کارروائی کی ہے انہیں معطل کر کے مقدمہ چلایا جائے۔

## مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی یاد میں!

### ''قطعہ''

وہ علم و اجتہاد و بصیرت تو دیکھئے
تحریر میں قلم پہ وہ قدرت تو دیکھئے
اک دن سبھی کو موت کا چکھنا ہے ذائقہ
یوسفؒ کی پھر بھی وجہ شہادت کو دیکھئے

(عبدالحق تمنا)

# چمکا ہے تیری ذات سے انساں کا مقدر

رخشندہ تیرے حسن سے رخسار یقیں ہے
تابندہ تیرے عشق سے ایماں کی جبیں ہے

ہر گام تیرا ہم قدم، گردشِ دوراں
ہر جادہ ترا رہ گزرِ خُلدِ بریں ہے

جس میں ہو ترا ذکر، وہی بزم ہے رنگیں
جس میں ہو ترا نام، وہی بات حسیں ہے

چمکی تھی کبھی جو ترے نقشِ کفِ پا سے
اب تک وہ زمیں چاند ستاروں کی زمیں ہے

جھکتا ہے تکبر تری دہلیز پہ آ کر
ہر شاہ تری راہ میں اک خاک نشیں ہے

چمکا ہے تری ذات سے انساں کا مقدر
تو خاتمِ دوراں کا درخشندہ نگیں ہے

آیا ہے ترا اسم مبارک مرے لب پر
گرچہ یہ زباں اس کی سزاوار نہیں ہے

(صوفی غلام مصطفی تبسم)

# کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

## قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

## جب آپ حق پر ہیں تو ...

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟ کیا یہ آپ کی ذمّہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عُمدہ طباعت

ہفت روزہ
**ختم نبوّة**
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

کا مطالعہ کیجئے

### ختم نبوّة

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچا رہا ہے جس میں سیرت رسول اکرمؐ، سیرت صحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

### اَلحمدُ لِلّٰہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، نائیجیریا، سعودی عرب، قطر، بنگلہ دیش آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

### تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے ـــــ بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

اِنشاء اللہ اس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے